

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

www.sirat-e-mustaqeem.net

تضادات

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ہر قسم کی تعریف و حمد ثناء کا حقدار اللہ تبارک و تعالیٰ ہے اور لا تعداد درود سلام ہوں محمد ﷺ پر جن کا ہر عمل اور قول ہمارے لئے واجب الاتباع ہے۔ آج سے تقریباً چالیس سال قبل جب مسعود احمد صاحب نے ”جماعت المسلمین“ کا احیاء کیا تو ان کے ساتھ گنتی کے چند مسلمین تھے۔ لیکن مسعود احمد صاحب اور ان کے رفقاء کی انتھک محنت سے جماعت کی دعوت تیزی سے پھیلتی گئی اور مسلمین کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ مسلمین کی تعداد میں اضافہ ہوا تو ان کی تعلیم و تربیت کی ضرورت محسوس کی جانے لگی، جس کے لئے مسعود احمد صاحب نے دروس و اجتماعات کے ساتھ کتابیں لکھنے کا سلسلہ بھی شروع کیا تا کہ اسلام کے متفرق احکامات مسلمین کی آسانی کے لئے ایک جگہ دستیاب ہو سکیں۔ اس سلسلے میں مسعود احمد صاحب نے ایسی شاہکار کتب تحریر و تدوین فرمائیں کہ موجودہ دور کے علماء و دانشور اس کی نظیر پیش کرنے سے معذور نظر آتے ہیں۔

مسعود احمد صاحب کی وفات کے بعد جماعت المسلمین کی امارت اشتیاق صاحب نے جس طرح حاصل کی وہ ایک علیحدہ المیہ ہے اور انکی امارت ابتداء سے ہی جماعت کے لئے مصیبت بنی ہوئی ہے۔

مسعود احمد صاحب اپنی زندگی ہی میں مسلمین کی رہنمائی کے لئے اتنا تحریری اور تصنیفی کام کر گئے ان کے بعد جماعت المسلمین نے کسی اور تصنیف یا تالیف کی ضرورت محسوس ہی نہ کی اور بجا طور پر آج ہمارے پاس جو بھی علمی خزانہ موجود ہے وہ مسعود احمد صاحب ہی کی کاوش ہے۔

جناب اشتیاق صاحب کے امارت پر فائز ہونے کے کئی سال بعد تک سلسلہ یونہی چلتا رہا۔ لوگ برملا اس بات کا اظہار کرتے کہ مسعود احمد صاحب جو علمی کام کر گئے ہیں وہ ہمارے لئے کافی اور نہایت شاندار کام ہے۔ مسعود احمد صاحب کے علمی کام کو دیکھتے ہوئے جناب اشتیاق صاحب نے بھی ”دعوات المسلمین دوئم“ کے نام سے کتاب مرتب کر ڈالی جس نے وفات کے بعد وسیلہ بنانے اور قبر پرستی جیسے شرک کا دروازہ کھول دیا، مسعود احمد صاحب کے علمی کام کے تو غیر بھی معترف ہیں، لیکن افسوس کہ قرآن مجید اور صحیح احادیث سے دعائیں جمع کر کے مختصر سی کتاب تالیف

کرنا آسان ترین کام تھا اس کام کے لیے سخت محنت کی ضرورت نہ تھی۔ آئمہ محدثین نے دعاؤں واذکار کی کتب مسلمین کے لیے صدیوں پہلے ہی لکھ دی تھیں جن سے صرف دعائیں نقل کرنی تھیں وہ بھی اشتیاق صاحب ڈھنگ سے نہ کر سکے اشتیاق صاحب کی اس کتاب میں کہیں ترجمے کی غلطیاں ہیں، کہیں گرامر کی غلطیاں ہیں، کہیں اسناد کی غلطیاں ہیں تو کہیں اردو کی غلطیاں ہیں۔ اس ایک چھوٹی سی کتاب سے جہاں اشتیاق صاحب نے اپنے ہاتھوں اپنے علمی مقام کو سب کے سامنے آشکارا کر دیا وہیں علمی کام میں جماعت کے اعلیٰ و ارفع مقام کو بھی زمین بوس کر دیا اور اسی کتاب کی وجہ سے پیدا ہونے والے اختلاف کو بندگلی میں پہنچا کے دم لیا۔ ایک وقت تھا کہ غیر بھی مسعود احمد صاحب کی تالیفات اور تصنیفات کے انتظار میں رہا کرتے تھے کہ کب ان کی کوئی نئی کتاب پڑھنے کو ملے گی۔ اور ایک یہ وقت ہے کہ جماعت کی کتابوں کے مؤلف و مصنف خود کہہ رہے ہیں۔

۱۔ یہ تو حدیث ہے میں نے مسلمین کے سامنے پیش کر دی ہے اب مسلمین اس پر عمل کریں یا نہ کریں ان کی مرضی میرا کام حدیث پیش کرنا ہے اور بس۔

(اشتیاق صاحب کا مکتوب مورخہ 11-4-5 بنام شیراز صاحب)

۲۔ پھر بھی اگر کسی صاحب کا دل مطمئن نہیں ہوتا تو وہ اس دعا کو نہ پڑھیں۔

(شاہد علی صاحب کا کتابچہ آغاز حقیقت کی حقیقت صفحہ 30)

کیا یہی جماعت کا معیار رہ گیا ہے کہ احادیث پر عمل کرنے میں لوگوں کو ان کی مرضی پر چھوڑ دیا گیا؟ حالانکہ خواہشات کی پیروی سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ لیکن یہاں اس کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اس قسم کی باتیں لکھ کر یہ لوگ راہ فرار اس لئے اختیار کر رہے ہیں کہ یہ خود بہت اچھی طرح جانتے ہیں کہ جماعت المسلمین کا بنیادی عقیدہ ہے کہ فوت شدہ کا وسیلہ شرک ہے۔ لیکن علم ہو جانے کے بعد محض اپنی انا، ضد و ہٹ دھری اور دنیاوی مفاد کی وجہ سے شرکیہ عقیدے پر اڑے ہوئے ہیں۔ جس کا واضح ثبوت انکی اپنی تحریروں میں موجود ہے۔ اشتیاق صاحب نے ایک اطلاع نامہ مورخہ 4.4.2012 میں اقرار کیا کہ دعوات دوم اور شاہد علی صاحب کے کتابچے سے ان احادیث کو نکال دیا جائے گا۔ اشتیاق صاحب اور شاہد علی صاحب نے اپنے کتابچے "لعلہم یرشدون" کے صفحہ ۳۴ پر

لکھا کہ صلوٰۃ الحاجت کی دعا اور مالک داری کی روایت کو، باوجود ان کی توثیق کے امیر محترم نے آئندہ اشاعت سے خارج کر دینے کا اپنا حکم بتا رہے۔ 4.4.2012 جاری کر دیا تھا۔

اشتقاق صاحب کی اس تحریر کو ان کے حمایتیوں نے اُن کے رجوع کا نام دے کر لوگوں کو تسلیاں دینی شروع کر دیں کہ انہوں نے رجوع کر لیا ہے۔ مگر افسوس کہ کراچی کے ایک مسلم جہانگیر صاحب کے خط مورخہ 13.7.12 کے جواب میں اشتقاق صاحب نے اپنے خط مورخہ ۷ رمضان ۱۴۳۳ میں صاف لکھ دیا کہ "جماعت کے مفاد میں اجتماعیت کے بھلے کے لئے میں ایسا کر رہا تھا مگر اب یہ دعا ہر گز ہرگز نہیں نکالوں گا"۔ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خیر تھا۔ جماعت کی کتب ایک طرف فوت شدہ کے وسیلے کو شرک بتا رہی ہیں (توحید المسلمین صفحہ ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۲۳۷، تفسیر قرآن عزیز جلد ۵۔ تفسیر سورۃ النحل صفحہ ۹۲ تا ۹۲۹)۔ اور دوسری جگہ اسکی تعلیم دے رہی ہیں (دعوات المسلمین دوئم۔ نماز حاجت کی دعا) اب جماعت کی کتب میں تضاد آ گیا ہے جو کہ جماعت کی کتب پر سے رفتہ رفتہ لوگوں کا اعتماد ختم کر دے گا اس بات کا خدشہ مسعود احمد صاحب نے اشتقاق صاحب کی تضاد بیانی کی وجہ سے ہی آج سے ۲۰ سال پہلے ظاہر کیا تھا اور اشتقاق صاحب کی امارت کے لیے نامزدگی کو ختم کر دیا تھا۔ (مسعود احمد صاحب کا لیٹر صفحہ نمبر 20، 19 پر ملاحظہ فرمائیں)

سوال: کیا رسول اللہ ﷺ کی قائم کردہ جماعت المسلمین کے یہ طور طریقے تھے جو آج اشتقاق صاحب اور ان کے ساتھیوں نے اختیار کر رکھے ہیں؟؟؟۔

دعوات المسلمین دوئم کا مسودہ جب جماعت کے دیگر علماء کے سامنے آیا تو انہوں نے اس کتاب میں بہت سی غلطیوں کی نشاندہی کی۔ جناب اشتقاق صاحب خود کو ایک بہت بڑا عالم سمجھتے ہیں، چنانچہ انہوں نے دیگر علمائے کرام کی نشاندہی کو اپنی شان کے خلاف سمجھا اور ان کی تنقید کو نظر انداز کر کے ۲۰۰۵ء میں کتاب کو من وعن شائع کر دیا۔

جن دعاؤں کے بارے میں علماء نے غلطیوں کی نشاندہی کی تھی ان میں ایک دعا "نماز حاجت کی دعا" کے عنوان سے بھی تھی دعا کچھ یوں تھی "حضرت عثمان بن حنیف ؓ سے مروی ہے ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا۔ یہ شخص نابینا تھا۔ اس شخص نے کہا کہ آپ دعا کر دیجئے کہ اللہ تعالیٰ

مجھے اس سے نجات دے دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! تم کہتے ہو تو میں دعا کر دیتا ہوں اور اگر تم اس پر صبر کرو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ اس نے کہا! آپ دعا فرما دیجئے، آپ ﷺ نے اس نابینا شخص کو حکم دیا کہ وہ وضو کرے اور اچھا وضو کرے۔ پھر دعا کے یہ الفاظ پڑھے:-

اللهم انى اسالك واتوجه اليك بنبيك محمد نبى الرحمة يا
محمد انى توجهت بك الى ربى فى حاجتى هذه لتقضى لى اللهم فشفعه
فى-

(رواہ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح، طبرانی الکبیر ۹/۳۰، ۳۱، وسند صحیح)

اشتیاق صاحب نے اس کا جو ترجمہ کیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

”اے اللہ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد ﷺ نبی رحمت کے ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں، اے محمد ﷺ میں آپ کو اپنے رب کی طرف وسیلہ بناتا ہوں اپنی اس ضرورت میں تاکہ تو میری یہ حاجت پوری کر دے۔ اے اللہ میری سفارش قبول فرمائے“

علماء نے اس دعا پر دو اعتراض کئے تھے (۱) یہ دعا اب نہیں پڑھی جاسکتی۔ نبی ﷺ جب حیات تھے تو ان کے وسیلے سے دعا کی جاسکتی تھی۔ وفات کے بعد کسی کو وسیلہ بنانا کفار مکہ کا طریقہء کار ہے جو قرآن مجید میں بیشتر مقامات پر اللہ تعالیٰ نے بیان کیا ہے۔ (توحید المسلمین صفحہ ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۲۳۷، تفسیر قرآن عزیز جلد ۵ تفسیر سورۃ النحل صفحہ ۹۲۷ تا ۹۲۹) نیز وفات کے بعد بھی کسی کو وسیلہ بنانا اسے اس دنیا میں زندہ اور حیات ماننا ہے کیونکہ اسلام میں صرف اس دنیا میں زندہ نیک بستی کے وسیلے سے دعا کی جاسکتی ہے۔ اور یہی طریقہ صحابہ کرامؓ سے بھی منقول اور مذکور ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الاستسقاء) (۲) اس دعا کا ترجمہ بالکل ہی غلط ہے جس میں گرامر کی شدید غلطیاں موجود ہیں، عربی گرامر کا پہلے درجے کا طالب علم بھی اس ترجمے کو پڑھنے کے بعد اسے غلط قرار دے دے گا۔ نیز اس غلط ترجمے سے شرک کی بو بھی آرہی ہے کیونکہ سائل نبی ﷺ سے کہہ رہا ہے کہ اے محمد ﷺ میں آپ کو اپنے رب کی طرف وسیلہ بناتا ہوں اپنی اس ضرورت میں تاکہ تو میری یہ حاجت پوری کر دے۔ اور شرک کی بو کا سبب اس دعا میں موجود ”لتقضى لى“ کے الفاظ

ہیں جن کا ترجمہ غلط کیا گیا۔ ”لتقضى لى“ دراصل مضارع مجہول کا صیغہ ہے جس میں فعل تو موجود ہوتا ہے لیکن فاعل نہیں، مثلاً ”بارش ہو رہی ہے“ یا انگریزی میں ”It is raining“ اس جملے میں بارش ہونا جو کہ فعل ہے موجود ہے لیکن بارش کون برسا رہا ہے؟ (یعنی فاعل) موجود نہیں چنانچہ ”لتقضى لى“ کا صحیح ترجمہ ہے ”تا کہ میری یہ حاجت پوری ہو جائے“ اس صحیح ترجمے سے شرک کا پہلو یکسر ختم ہو جاتا ہے۔ لیکن اشتیاق صاحب نے مضارع مجہول کے بجائے مضارع مخاطب سمجھ کر ”لتقضى لى“ کا ترجمہ ”تا کہ تو میری یہ حاجت پوری کر دے“ کر دیا۔ جس سے شرک کی بو محسوس ہوتی ہے نیز اشتیاق صاحب نے اس دعا کے آخری الفاظ **اللهم فشفعه فسى** کا ترجمہ ”اے اللہ میری سفارش قبول فرمائے“ بالکل غلط کیا ہے۔ دعا پڑھنے والا کسی کی سفارش نہیں کر رہا کہ وہ اللہ سے کہے کہ میری سفارش قبول فرمائے بلکہ وہ اپنی ضرورت میں نبی ﷺ سے سفارش کروا رہا ہے اور **اللهم فشفعه فسى** کا صحیح ترجمہ ”اے اللہ میرے حق میں ان کی سفارش قبول فرمائے“ ہے۔ اس دعا کا صحیح با محاورہ اور گرامر کے مطابق شرک سے پاک ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:-

(۱) اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف تیرے نبی محمد ﷺ کی رحمت کے ذریعے سے متوجہ ہوتا ہوں۔

(۲) اے محمد ﷺ میں آپ کے ساتھ اپنی اس حاجت کے سلسلے میں اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تا کہ میری یہ حاجت پوری ہو جائے۔

(۳) اے اللہ! میرے حق میں نبی ﷺ کی سفارش قبول فرمائے۔

قارئین نے ملاحظہ کیا کہ اس دعا کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے میں دعا مانگنے والا اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر رہا ہے، دوسرے حصے کے مخاطب محمد ﷺ ہیں اور تیسرے حصے میں سائل پھر اللہ تعالیٰ سے مخاطب ہے۔ صحیح ترجمے میں شرک کا کوئی شائبہ باقی نہیں رہتا۔ البتہ یہ مسئلہ اپنی جگہ موجود ہے کہ اس دعا کو اب نہیں پڑھا جاسکتا کیونکہ نبی ﷺ رحلت فرما چکے ہیں اور اب کسی بھی مسئلے میں اللہ سے ہماری سفارش نہیں کر سکتے۔ اور یہ دعا ہے ہی سفارش کروانے کے لئے۔ جیسا کہ ہم اوپر تحریر کر چکے

ہیں کہ آج اگر کوئی شخص اپنی کسی حاجت میں یہ دعا پڑھتا ہے تو لامحالہ یا تو وہ نبی ﷺ کو اس دنیا میں حیات مانتا ہے اس لئے ان سے سفارش کروا رہا ہے یا پھر اس کا یہ عقیدہ ہے کہ نبی ﷺ وفات کے بعد بھی سفارش کی قدرت رکھتے ہیں اور یہ دونوں ہی عقائد باطل ہیں۔

الغرض علماء کی نشاندہی کے باوجود اشتیاق صاحب نے دعوات المسلمین دوئم کے نام سے کتاب من وعن شائع کر دی جس میں ”نماز حاجت کی دعا“ اپنے شریک ترجمے کے ساتھ موجود ہے۔ چنانچہ جماعت کے ایک عالم نور الامین صاحب نے ”نماز حاجت کی دعا“ کے غلط ترجمے اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل کی نشاندہی کیلئے مارچ ۲۰۱۱ء میں ”آغاز حقیقت“ کے نام سے ایک کتابچہ شائع کیا جس کے صفحہ نمبر ۵ پر لکھا ”آج ہمیں دعا سکھائی جا رہی ہے کہ محمد ﷺ اب بھی ہماری حاجتیں پوری کر سکتے ہیں اگر اس دعا کا صحیح ترجمہ کر دیا جاتا تو اس کتاب سے بریلویت نہ نکلتی“ بات دراصل یہ ہے کہ اپنی غلطی کو تسلیم کرنا اشتیاق صاحب کی فطرت میں ہے ہی نہیں یہی وجہ ہے کہ نور الامین صاحب کی جانب سے کتابچہ ”آغاز حقیقت“ شائع ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ اشتیاق صاحب اپنی غلطی تسلیم کر لیتے اور جماعت میں اختلاف نہ پیدا ہونے دیتے، انہوں نے اپنے سالے شاہد علی صاحب سے نور الامین صاحب کے کتابچے ”آغاز حقیقت“ کے جواب میں ایک کتابچہ ”آغاز حقیقت کی حقیقت“ لکھوا ڈالا۔ اس کتابچے کی رونمائی کی تقریب کراچی کے ایک شادی ہال میں منعقد کی گئی جہاں یہ کتابچہ تقسیم کیا گیا۔

اس کتابچے کی ابتداء میں شاہد علی صاحب خود تسلیم کرتے ہیں کہ ویلے والی حدیث کا ترجمہ غلط کیا گیا ہے، موصوف لکھتے ہیں ”ترجمے میں غلطی صرف اتنی ہے کہ فعل مضارع مجہول مونث غائب ”لَتَقْضَى“ کا ترجمہ فعل مضارع معروف واحد مذکر ”لَتَقْضَى“ کی طرح کر دیا گیا ہے“ (آغاز حقیقت کی حقیقت صفحہ ۸)

شاہد صاحب اسی کتابچے میں ترجمہ صحیح کرنے کی خوشخبری دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ”رہا یہ مسئلہ کہ ترجمے کی اصلاح کر دی جائے تو عرض ہے کہ تصحیح آئندہ اشاعت میں ضرور کر دی جائے گی انشاء اللہ۔ اور اس سلسلے میں امیر محترم سے منظوری بھی لی جا چکی ہے“ (آغاز حقیقت کی حقیقت صفحہ

۷) ہم نے شاہد علی صاحب سے پوچھا تھا کہ اگر ”امیر محترم“ ترجمہ صحیح کرنے کی منظوری نہ دیتے تو آپ کا رد عمل کیا ہوتا؟ ہم تا حال اس سوال کے جواب سے محروم ہیں۔

اس کتابچے میں شاہد علی صاحب اپنے بہنوئی جناب اشتیاق صاحب کی حمایت میں ان سے بھی ایک قدم آگے بڑھ گئے اور ایک ایسی روایت مسلمین کے سامنے پیش کر دی جو قرآن اور صحیح احادیث کے صریحاً خلاف ہے۔ شاہد علی صاحب نے اپنے کتابچے ”آغا زحقیقت کی حقیقت“ کے صفحہ ۲۱ پر یہ روایت پیش کی ہے۔

”حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں قحط پڑا تو ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی قبر مبارک پر آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اپنی امت کے لئے بارش کی دعا کیجئے، اس لئے کہ لوگ (قحط سالی کے سبب) ہلاک ہو رہے ہیں، اس شخص کو خواب میں کہا گیا کہ تم عمرؓ کے پاس جاؤ، آگے صفحہ نمبر ۲۲ پر لکھتے ہیں تم عمرؓ کے پاس جاؤ ان سے سلام کہو اور انہیں بتاؤ عنقریب بارش ہوگی اور ان کو کہو کہ وہ سو جھ بوجھ سے کام لیں۔ وہ صحابی (بلال بن الحارث المنزنی) حضرت عمرؓ کے پاس آئے اور ان کو اپنا خواب بتایا۔ حضرت عمرؓ رونے لگے اور فرمایا ”اے میرے رب جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا میں (عوام کی سہولت کے لئے) کوئی کسر نہیں چھوڑوں گا۔ قارئین ملاحظہ فرمائیں اشتیاق صاحب کے غلط ترجمے سے شرک جھلک رہا تھا نبی ﷺ سے حاجت پوری کروانے کا، رہی سہی کسر شاہد علی صاحب نے پوری کر دی کہ نہ صرف نبی ﷺ کو حاجت روائی کے لئے پکارا جاسکتا ہے بلکہ قحط یا کسی اور مصیبت میں نبی ﷺ کی قبر پر جا کر دہائی بھی دی جاسکتی ہے۔

کیونکہ ان کے پیش کردہ اس واقعہ میں انہوں نے صحابی کی طرف جو عمل منسوب کیا ہے اُسے یہ لوگ شرک نہیں سمجھتے جیسا کہ شاہد علی صاحب نے لکھا ہے ”صحابی سے غلطی تو ہو سکتی ہے لیکن شرک ہرگز نہیں ہو سکتا“ (آغا زحقیقت کی حقیقت صفحہ 24)۔

غرض اشتیاق صاحب کا پیش کردہ عقیدہ کہ اللہ کے رسول ﷺ کو وفات کے بعد وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔ اور شاہد علی کے تحریر کردہ کتابچے میں نبی ﷺ کی قبر پر جا کر فریاد کرنے والی روایت پیش کرنے سے مسلمین میں شدید اضطراب اور بے چینی پیدا ہوگئی، نتیجتاً انہوں نے اشتیاق صاحب اور

شاہد علی صاحب سے سوالات کرنا شروع کر دیئے۔ اشتیاق صاحب اور شاہد علی صاحب کے ان سوالات کے جوابات میں انتہائی تضاد بیانی اور دروغ گوئی پائی جاتی ہے۔ بعد کے واقعات اور اشتیاق صاحب و شاہد علی صاحب کا اپنے عقیدے پر جمے رہنے سے یہ ثابت ہو گیا کہ یہ علمی غلطی نہیں بلکہ جماعت میں شرکیہ عقائد رائج کرنے کی ایک دانستہ کوشش تھی۔

مسلمین نے جماعت المسلمین میں شرکیہ عقائد رائج کرنے کی بھرپور ندمت کی اور اشتیاق صاحب اور ان کے رفقاء کے ان شرکیہ عقائد سے باز نہ آنے اور رجوع نہ کرنے پر ان سے علیحدگی اختیار کر لی اور حدیث کے حکم کے مطابق اپنا امیر مقرر کر لیا ہے۔

ذیل میں ہم ترتیب وار اشتیاق صاحب اور شاہد علی صاحب کی تضاد بیانی کے کچھ تحریری ثبوت آپ کی خدمت میں پیش کریں گے جس سے اندازہ ہوگا کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لئے کتنے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں نیز اشتیاق صاحب اور شاہد علی صاحب نے مسلمین کو کس طرح دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے۔

تضاد بیانیوں

”تضاد بیانی نمبر 1:

نور الامین صاحب نے اشتیاق صاحب کے شرکیہ عقیدے کے خلاف کتابچہ ”آغاز حقیقت“ مارچ ۲۰۱۱ء میں لکھا تھا اور امید کی تھی اشتیاق صاحب اپنی غلطی سے رجوع کر لیں گے اور یہ اعلان کریں گے کہ مجھ سے ترجے میں غلطی ہوئی اور یہ کہ میں وفات کے بعد نبی ﷺ کو وسیلہ بنانے کا قائل نہیں ہوں لیکن ہوا اس کے برعکس اور اپریل ۲۰۱۱ء میں جماعت المسلمین کے زیر اہتمام اشتیاق صاحب کی سرپرستی میں شاہد علی صاحب کا تحریر کردہ کتابچہ ”آغاز حقیقت کی حقیقت“ کے عنوان سے شائع ہوا اور اس کتابچے میں شاہد علی صاحب نے نبی ﷺ کی قبر پر جا کر فریاد کرنے والی روایت پیش کی تھی۔ لیکن جولائی ۲۰۱۲ء میں کراچی کے جناب جہانگیر صاحب کے سوالنامے کے جواب میں اشتیاق صاحب نے لکھا ”جس شخص نے رسول ﷺ کی قبر پر جا کر امت کے لئے درخواست کی تھی۔

یہ چیز غلط ہے ہمارا عقیدہ بالکل یہ نہیں ہے۔ (جہانگیر صاحب کے سوالات اور اشتیاق صاحب کے جوابات صفحہ 21 تا 28 پر ملاحظہ فرمائیں) جبکہ ۱۴ اپریل ۲۰۱۲ء کو اشتیاق صاحب کے جاری کردہ اطلاع نامہ میں اشتیاق صاحب نے اعلان کیا تھا کہ وسیلہ والی حدیث اور قبر پر جا کر فریاد کرنے والی روایت کو حذف کر دیا جائے گا۔ ساتھ ہی لکھا تھا ”گو کہ وہ احادیث صحیح ہیں اور ان کو بڑے بڑے ائمہ اور محدثین نے صحیح کہا ہے“ (اشتیاق صاحب کا اطلاع نامہ ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 29)

تبصرہ

(۱) جناب اشتیاق صاحب آپ جہانگیر صاحب کے خط کے جواب میں لکھ رہے ہیں کہ جس شخص نے نبی ﷺ کی قبر پر جا کر امت کے لیے دعاء کی درخواست کی تھی یہ چیز غلط ہے ہمارا عقیدہ بالکل یہ نہیں ہے۔ عجیب بات ہے کہ ایک مجہول اور غیر معروف شخص کے شرکیہ فعل کو اپنے دفاع میں پیش کیا اور پھر اس شرکیہ فعل کو زبردستی صحابی کا فعل بنا کے پیش کیا، اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں۔

(الف) آج ہم یہ عمل نہیں کر سکتے اور اگر ہم نے کیا تو یہ کسی بھی حال میں توحید کے مطابق نہیں ہوگا (ب) قبر پر فریاد کرنے والا بھی توحید کی قیود سے خارج ہو جاتا ہے۔ (لعلہم یرشدون صفحہ ۲۲-۲۶) تکمیل دین کے بعد عمر کے دور کے ایک شرکیہ واقعے کو آپ نے نقل کر کے صحابی کی طرف منسوب کیا اور اس شرکیہ واقعے کو صحابی کا فعل کہنے پر ڈٹے ہوئے ہیں، اور ساتھ ہی یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر آج ہم یہ فعل کریں گے تو ہم توحید سے خارج ہو جائیں گے۔ یہ کیسی تضاد بیانی ہے کہ یہ فعل صحابی کا ہے، لیکن ہم وہی کام کرنے پر اسلام سے خارج اور صحابی بدستور اسلام کے اندر۔ کیا صحابہ کا اسلام اور تھا اور ہمارا اسلام اور ہے۔ شرک کا دفاع کرتے کرتے آپ لوگ کہاں پہنچ گئے کہ ایک اسلام کے دو اسلام بنا دیئے۔ اشتیاق صاحب آپ خود اپنی کتاب ”تحقیق صلاۃ بجواب نماز مدلل“ میں لکھتے ہیں: اللہ تبارک و تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ وہ صحیح بات کی پیروی کرنے والوں کی غیب سے مدد فرما دیتا ہے اور دھوکہ فریب دینے والوں کی عقل کو خراب کر دیتا ہے۔ (تحقیق صلاۃ بجواب نماز مدلل صفحہ ۱۹۳)۔

(۲) شاہد علی صاحب نے اس واقعے کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اپنے کتابچے ”آغاز حقیقت کی

حقیقت، میں سارا علمی زور صرف کر دیا بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ قبر مبارک پر جا کر فریاد کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ بلال بن الحارث المزنی صحابی تھے۔ بعد ازاں اشتیاق صاحب کی سرپرستی میں جماعت المسلمین ہی کے پلیٹ فارم سے اس واقعے کو صحیح ثابت کرنے کے لئے شاہد علی صاحب کی تحریر میں ہی ایک اور کتابچہ ”لعلہم یرشدون“ کے نام سے بھی شائع ہو چکا ہے۔ لیکن آج مسلمین کو دھوکہ دینے کے لئے فرما رہے ہیں کہ جس شخص نے نبی ﷺ کی قبر پر جا کر امت کے لیے دعا کی درخواست کی تھی وہ غلط ہے ہمارا عقیدہ بالکل یہ نہیں ہے۔

(۳) سوال یہ ہے کہ اگر آپ کا یہ عقیدہ نہیں ہے تو اس خلاف عقیدہ ضعیف روایت کو آپ نے جماعت کے پلیٹ فارم سے شائع ہونے والے کتابچوں میں کیوں شائع کرنے دیا بلکہ کتابچہ ”لعلہم یرشدون“ تو پورا کا پورا اس واقعے کی حمایت میں تحریر کیا گیا ہے اور اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ بالکل صحیح ہے تو آپ جہانگیر صاحب کو جواب دیتے ہوئے یہ کیوں لکھ رہے ہیں کہ ”ایسا کرنا غلط ہے ہمارا عقیدہ بالکل یہ نہیں ہے“

(۴) آپ کے بقول حدیث صحیح ہے، بڑے بڑے آئمہ اور محدثین نے اسے صحیح کہا ہے اور یہ فعل بھی صحابی کا ہے تو پھر آپ کا عقیدہ اس کے مطابق کیوں نہیں ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ آپ کا عقیدہ یہی ہے کہ نبی ﷺ وفات کے بعد بھی وسیلہ ہیں جس کا آپ نے اپنی کئی تحریروں میں اعتراف کیا ہے اور نبی ﷺ کی قبر پر جا کر آپ ﷺ کو پکارنا بھی آپ صحیح سمجھتے ہیں جیسا کہ آپ لوگوں نے اپنے کتابچے میں لکھا (بلال بن الحارث المزنی کی بات اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو سنوادی جس طرح وہ ہر جمعہ کو اپنے نبی ﷺ تک ہمارا درود پہنچا دیتا ہے۔ آغاز حقیقت کی حقیقت صفحہ ۲۴)۔

درود پہنچایا جاتا تو وحی کے ذریعہ بتا دیا گیا تھا، بلال بن الحارث کی بات نبی ﷺ نے سن لی یہ کس وحی نے بتایا؟ اصل بات یہ ہے کہ آپ لوگوں کو کھل کر بات کرنے کی ہمت نہیں ہو رہی ہے، اسی لئے گھما پھرا کر اور کئی پردوں میں لپیٹ کر اپنا عقیدہ بیان کر دیا ہے کہ وفات کے بعد بھی آپ ﷺ کو مشکل کشائی کے لئے پکارا جاسکتا ہے۔

تضاد بیانی نمبر 2:

مورخہ ۳۰ اپریل ۲۰۱۱ء بمطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۴۳۲ھ کو اشتیاق صاحب کی اپنی تحریر میں ایک فرمان جاری ہوا جس میں اشتیاق صاحب لکھتے ہیں ”تمام مسلمین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ حضرت عثمان (بن حنیفؓ) والی حدیث بالکل صحیح ہے۔ مزید لکھتے ہیں ”حضرت عثمان بن حنیفؓ کے پاس ایک شخص آیا۔۔۔۔۔۔ یہ واقعہ بھی بالکل صحیح ہے“ (ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 30, 31) واضح رہے کہ پہلی حدیث میں ایک نابینا شخص نبی ﷺ کے پاس آیا تھا اور آپ ﷺ نے اسے دعائے حاجت تعلیم فرمائی تھی جبکہ دوسری حدیث میں ایک شخص حضرت عثمان بن حنیفؓ کے پاس آیا تھا اور انہوں نے اس شخص کو دعائے حاجت کے ذریعے مدد طلب کرنے کی تعلیم دی تھی۔ دونوں روایات کالب لباب اشتیاق صاحب کے نزدیک یہ ہے کہ نبی ﷺ کو آج بھی وسیلہ بنایا جاسکتا ہے۔ جیسا کہ خود اشتیاق صاحب اسی فرمان میں آگے چل کر لکھتے ہیں۔ ”حدیث میں محمد ﷺ کو وسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا ہے اصل“ مالک حقیقی صرف اللہ تبارک و تعالیٰ ہی ہے۔“

اسی فرمان میں مزید آگے چل کر لکھتے ہیں ”رسول اللہ ﷺ تو صرف ایک ذریعہ ہیں مالک حقیقی تو اللہ ہی ہے“

اشتیاق صاحب کی تحریر سے اخذ کردہ یہ جملے بباغ و بیل اعلان کر رہے ہیں کہ اشتیاق صاحب آج بھی نبی ﷺ کو وسیلہ مانتے ہیں لیکن مورخہ ۱۷ اپریل ۲۰۱۲ء کو زین العابدین کی طرف سے بھیجے جانے والے سوالنامے کے ایک سوال کہ ”نبی ﷺ کی ذات یا آپ کے بلند و بالا مرتبے کو آج کوئی شخص وسیلہ بناتے ہوئے کیا اپنے رب سے التجا کر سکتا ہے؟“ کے جواب میں اشتیاق صاحب لکھتے ہیں کہ ”یہ طریقہ بھی غلط ہے اور نہ میرا یہ عقیدہ ہے اور میں اس عقیدے کی نفی کرتا ہوں“ (ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 32)

قارئین! زین العابدین صاحب کے سوال اور اشتیاق صاحب کے جواب کو ایک مرتبہ پھر پڑھیں۔ اب ہم ہری پور کے جناب شیراز صاحب کا اشتیاق صاحب کو لکھا گیا خط اور اس کا جو جواب اشتیاق صاحب نے دیا آپ کی خدمت میں پیش کریں گے جسے پڑھنے کے بعد آپ جان

لیں گے کہ اشتیاق صاحب کا زین العابدین کو یہ جواب دینا کہ ”یہ طریقہ بھی غلط ہے اور نہ میرا یہ عقیدہ ہے اور میں اس عقیدے کی نفی ہوں“ کتنا بڑا جھوٹ ہے اور مسلمین کو دیا گیا دھوکہ ہے۔

شیراز صاحب نے اشتیاق صاحب کو ۳۰ مارچ ۲۰۱۱ء کو لکھا ”گزارش ہے کہ نماز حاجت کی دعا کے بارے میں کچھ اشکالات تھے جن کے بارے میں میں نے کافی غور و خوض کیا تو کچھ باتیں سمجھ میں آ گئیں لیکن ایک بات ابھی تک تشنہ ہے وہ یہ کہ اس دعا میں محمد ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگی جاتی ہے جبکہ صحیح بخاری میں ہے کہ (یہاں شیراز صاحب نے صحیح بخاری کا وہ عربی متن نقل کیا ہے جس کا ترجمہ ہے) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب قحط ہوتا تو حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب کے ذریعے بارش کی دعا کرواتے۔ اور فرمایا کہ اے اللہ ہم اپنے نبی ﷺ کو (بارش کے لئے) تیری طرف وسیلہ بناتے تھے تو تو بارش برسا دیتا تھا اب اپنے نبی ﷺ کے بعد ہم ان کو وسیلہ بناتے ہیں پس تو ہمارے لئے بارش برسا دے، تو فرمایا بارش ہو جاتی تھی“۔ آگے شیراز صاحب لکھتے ہیں ”ثابت ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد صحابہؓ نے آپ ﷺ کا وسیلہ چھوڑ دیا تھا اور ظاہر ہے کہ نماز استسقاء میں صحابہؓ کی کثیر تعداد موجود ہوگی اور خلیفہ بھی موجود تھے تو ان کا یہ عمل قوی دلیل ہے بہ نسبت عثمان بن حنیفؓ کی روایت کے“۔ (شیراز صاحب کا خط صفحہ نمبر 33 پر ملاحظہ کیجئے)۔

اشتیاق صاحب نے ۵، اپریل ۲۰۱۱ء کو اس خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا ”دونوں طریقے احادیث میں مذکور ہیں جب کسی کو اپنی ضرورت یا حاجت پیش آئے تو حضرت عثمان بن حنیفؓ والی (یعنی وفات کے بعد وسیلہ بنانے والی) حدیث پر عمل کرے اور جب ایسی ضرورت ہو جو سب کے لئے ہو تو عمر بن الخطابؓ والی حدیث پر عمل کرے۔ (ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 35، 34)

قارئین ملاحظہ فرمائیں! اشتیاق صاحب کے شیراز صاحب کو دیئے گئے جواب سے بھی صاف ظاہر ہے کہ اشتیاق صاحب ”حضرت عثمان بن حنیفؓ کے پاس ایک شخص آ یا“ والی حدیث کو نہ صرف یہ کہ بالکل صحیح سمجھتے ہیں بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اپنی ذاتی ضروریات اور حاجات میں اسی حدیث پر عمل کرنا ہوگا۔ ایسے میں زین العابدین صاحب کو دیا گیا جواب کہ ”یہ طریقہ غلط ہے اور نہ میرا یہ عقیدہ ہے اور میں اس عقیدے کی نفی کرتا ہوں“ عوام الناس کو دیا جانے والا کھلا دھوکہ اور تضاد

بیانی اور دورخی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔

آگے اشتیاق صاحب لکھتے ہیں ”یہ تو حدیث ہے میں نے مسلمین کے سامنے پیش کر دی اب مسلمین اس پر عمل کریں یا نہ کریں ان کی مرضی۔ میرا کام حدیث پیش کرنا ہے اور بس۔“ سوال یہ ہے کہ اگر یہ صحیح حدیث ہے تو آپ کون ہوتے ہیں مسلمین کو اختیار دینے والے کہ ”وہ عمل کریں یا نہ کریں ان کی مرضی۔“ صحیح حدیث پر تو عمل کرنا لازم ہوگا نہ کہ اختیاری۔

اشتیاق صاحب اسی خط میں مزید لکھتے ہیں۔ ”ہم اپنے اعمال کے ذریعے سے اپنی دعا قبول کرواتے ہیں یعنی اپنے اچھے اعمال کو ذریعہ بنا کر دعا کرتے ہیں تو محمد ﷺ کے ذریعے دعا کرنا یا ان کو وسیلہ بنانا کیونکر غلط ہوا؟ عمل کے ذریعے سے دعا مانگنا اور آپ ﷺ کے ذریعے دعا کرنا رسول اللہ ﷺ نے ہی بتایا ہے۔ لہذا کسی قسم کا شک و شبہ چھوڑ دیجئے اور سمجھنے کی کوشش کریں۔“ (اشتیاق صاحب کا شیراز صاحب کو جواب مورخہ ۱۵ اپریل ۲۰۱۱ء)

لیجئے قارئین! ملی آخر تھیلے سے باہر آئی گئی اشتیاق صاحب کے مندرجہ بالا جواب سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوگئی کہ موصوف نہ صرف وفات پانے کے بعد نبی ﷺ کے وسیلے کو صحیح سمجھتے ہیں بلکہ نبی ﷺ کا بتایا ہوا طریقہ سمجھتے ہیں اور نبی ﷺ کوئی بات اپنی مرضی سے نہیں کہتے مطلب یہ ہوا کہ وفات کے بعد نبی ﷺ کو وسیلہ بنانا اللہ کی طرف سے وحی کیا گیا ہے (نعوذ باللہ من ذالک) جب کہ قرآن مجید میں بے شمار آیات اس عقیدہ وسیلہ کے خلاف ہیں اور اللہ تعالیٰ نے بیشتر مقامات پر فوت شدہ کے وسیلے کی تردید کی ہے۔ (توحید المسلمین صفحہ ۱۲۹، ۱۳۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۲۳۷، تفسیر قرآن عزیز جلد ۵ تفسیر سورۃ النحل صفحہ ۹۲ تا ۹۴)

نیز بقول اشتیاق صاحب ”نبی ﷺ کے ذریعے دعا کرنا اور ان کو وسیلہ بنانا غلط نہیں ہے آپ ﷺ کے ذریعے دعا کرنا خود رسول اللہ ﷺ نے ہی بتایا ہے“ تو موصوف زین العابدین صاحب کے سوال کے جواب میں یہ فرما کر کہ ”نہ میرا یہ عقیدہ ہے اور میں اس عقیدے کی نفی کرتا ہوں“ خود نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے بلکہ وحی الہی کے خلاف عقیدہ رکھنے کے مرتکب ہو رہے

ہیں

تضاد بیانی نمبر 3:

زین العابدین صاحب کے سوالنامے (مورخہ ۱۷، اپریل ۲۰۱۲ء) میں اشتیاق صاحب سے کیا گیا ایک اور سوال ”کیا نبی ﷺ کی قبر مبارک پر جا کر کسی بھی مشکل کو رفع کرنے کی درخواست کی جاسکتی ہے؟“ (ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 32)

اشتیاق صاحب کا جواب! ”نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے اور میں اس کی مطلقاً نفی کرتا ہوں“

تبصرہ

شاہد علی صاحب نے اپنے کتابچے ”آغاز حقیقت کی حقیقت“ کے صفحہ نمبر ۲۱ پر وہ روایت پیش کی ہے جس میں ایک صحابی کا نبی ﷺ کی قبر مبارک پر جا کر بارش کی دعا کرنے کی فریاد کرنا ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے جب اس روایت پر علماء کی طرف سے اعتراضات سامنے آئے تو ان کے جواب میں شاہد علی صاحب نے مزید ایک کتابچہ ”لعلہم یرشدون“ کے نام سے شائع کیا۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ دونوں کتابچے اشتیاق صاحب کی زیر سرپرستی اور جماعت کے پلیٹ فارم سے شائع ہوئے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ ”نہ آپ کا یہ عقیدہ اور آپ اس کی مطلقاً نفی بھی کرتے ہیں تو اس متنازع روایت کو صحیح ثابت کرنے کے لئے جماعت کے پلیٹ فارم سے کتابچے شائع کرنے کی کیا ضرورت تھی آپ کا یہ عمل ثابت کر رہا ہے کہ آپ نہ صرف اس عقیدے کے قائل ہیں بلکہ عوام الناس کو قائل کرنے کے لئے کتابچے بھی شائع کر رہے ہیں ساتھ ہی سادہ لوح مسلمین کو دھوکہ دینے کے لئے یہ بھی لکھ رہے ہیں کہ ”نہ ہمارا یہ عقیدہ ہے اور میں اس کی مطلقاً نفی کرتا ہوں“ گویا جیسا دلیس ویسا بھیجیں۔

تضاد بیانی نمبر 4:

زین العابدین صاحب اپنے سوالنامے (۱۷ اپریل ۲۰۱۲ء) میں اشتیاق صاحب سے ایک اور سوال کرتے ہیں کیا فوت شدہ نیک بندے کے وسیلے سے دعا کی جاسکتی ہے؟ اشتیاق صاحب جواب دیتے ہیں ”میں زندہ آدمی کے وسیلے کا قائل ہوں“ (ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 32)

تبصرہ

اشتقاق صاحب اپنے فرمان مورخہ ۳۰ اپریل ۲۰۱۱ء میں لکھتے ہیں ”حدیث میں محمد ﷺ کو وصیلہ ذریعہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا ہے، اصل مالک حقیقی اللہ تبارک و تعالیٰ ہے اسی فرمان میں آگے لکھتے ہیں رسول اللہ ﷺ تو صرف ایک ذریعہ ہیں مالک حقیقت تو اللہ ہی ہے“ (ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 30, 31)

اشتقاق صاحب شیراز صاحب کو ان کے خط کے جواب مورخہ ۵ اپریل ۲۰۱۱ء میں لکھتے ہیں ہم اپنے اعمال کے ذریعے سے اپنی دعا قبول کرواتے ہیں یعنی اپنے اچھے اعمال کو ذریعہ بنا کر دعا کرتے ہیں تو محمد ﷺ کو وصیلہ بنانا کیوں کر غلط ہوا؟ (ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 35)

اشتقاق صاحب کی اپنی تحریروں سے عیاں ہے کہ وہ آج بھی نبی ﷺ کو وسیلہ اور ذریعہ بنانا جائز اور صحیح سمجھتے ہیں پھر زین العابدین صاحب کے سوال کے جواب میں یہ کہنا کہ ”میں زندہ آدمی کے وسیلے کا قائل ہوں“ یہ ثابت کرتا ہے کہ یا تو وہ نبی ﷺ کو آج بھی اس دنیا میں زندہ اور حیات تسلیم کرتے ہیں یا اشتقاق صاحب کے قلم اور زبان میں ہم آہنگی نہیں ہے انہیں خود معلوم نہیں ہوتا کہ وہ کہیں کچھ اور کہیں کچھ بیان کر رہے ہیں یا پھر لوگوں کو دھوکہ دینے اور اپنے عقائد کو کھل کر بیان کرنے سے تقیہ کر کے اجتناب کر رہے ہیں اور یہ بھی اشتقاق صاحب کی تضاد بیانی کی ایک روشن مثال ہے۔

تضاد بیانی نمبر 5:

زین العابدین صاحب اپنے سوالنامے (مورخہ ۱۷ اپریل ۲۰۱۲ء میں اشتقاق صاحب سے مزید پوچھتے ہیں ”کیا کوئی شخص نبی ﷺ کو جہاں بھی وہ موجود ہے اپنی مشکل کو رفع کرنے کے لئے پکار سکتا ہے؟“

اشتقاق صاحب کا جواب ”یہ کھلا شرک ہے“ (ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 32)

تبصرہ

اگر یہ کھلا شرک ہے تو آپ کی زیر سرپرستی اور جماعت کے پلیٹ فارم سے شائع ہونے والے کتابچے

”آغا زحقیقت کی حقیقت“ کے صفحہ نمبر ۲۱ پر اس شرک پر مبنی روایت کو صحیح ثابت کرنے کی جسارت کیوں کی گئی نیز اس شرک کو ایک صحابی کی طرف نسبت دینے کی جرأت کیسے ہوئی؟ اس شرکیہ روایت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جواب میں مزید ایک علیحدہ کتابچہ ”لعلہم یرشدون“ کے نام سے جماعت کے پلیٹ فارم سے کیوں شائع کیا گیا (واضح رہے کہ کتابچہ ”لعلہم یرشدون“ مکمل طور پر اس روایت کی حمایت اور حفاظت میں لکھا گیا ہے جس میں ایک شخص نبی ﷺ کی قبر پر جا کر فریاد کرتا ہے کہ اے اللہ کے رسول ﷺ اپنی امت کے لئے بارش کی دعا کیجئے اور بقول شاہد علی صاحب کہ وہ شخص بلال بن حارث المزنی صحابی تھے) نبی ﷺ کی قبر پر جا کر فریاد کرنے کو شرک کہنا اور پھر اس شرک کو صحابی کی طرف منسوب کرنا بڑی جرأت کا کام ہے اور یہ جرأت اشتیاق صاحب اور شاہد علی صاحب ہی کر سکتے ہیں کوئی سچا ایمان دار مسلم تو یقیناً اور شاید کوئی فرقہ پرست بھی ایسی جرأت کی ہمت نہیں کر سکتا۔

تضاد بیانی نمبر 6:

مورخہ ۴ اپریل ۲۰۱۲ء کو جماعت المسلمین کے لیٹر پیڈ پر اشتیاق صاحب کے دستخط سے ایک ”اطلاع نامہ“ جاری ہوا تھا جس میں اشتیاق صاحب نے لکھا۔
 ”تمام ارکان جماعت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ جماعت کے اندر اتفاق و اتحاد کی اہمیت اور اختلاف کی صورت میں نقصانات کے پیش نظر دعوات المسلمین حصہ دوم اور شاہد علی صاحب کے تحریر کردہ کتابچے میں درج شدہ بعض احادیث جن کی وجہ سے ارکان جماعت میں اختلاف پایا جاتا ہے کو حذف کیا جا رہا ہے۔ گو کہ وہ احادیث صحیح ہیں اور ان کو بڑے بڑے ائمہ اور محدثین نے صحیح کہا ہے۔“

تبصرہ

قارئین کرام! یہ اطلاع نامہ بھی دروغ گوئی پر مشتمل اور اشتیاق صاحب اور ان کے رفقاء کی پروپیگنڈہ مہم کا ایک حصہ تھا جس کا مقصد ان مسلمین کو اشتیاق صاحب سے علیحدہ ہونے سے روکنا تھا جو اشتیاق صاحب اور ان کے رفقاء کے ”وفات کے بعد وسیلہ بنانے“ اور نبی ﷺ کی قبر پر فریاد کرنے جیسے عقائد سے بیزار ہو کر ان سے علیحدہ ہو رہے تھے۔ اس اطلاع نامے کے جھوٹ ہونے کا

سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ یہ اطلاع نامہ ۴ اپریل ۲۰۱۲ء کو جاری ہوا تھا اور اس میں وسیلہ والی حدیث اور نبی ﷺ کی قبر پر جا کر بارش کی درخواست کرنے والی روایت کو حذف کرنے کا اعلان کیا گیا تھا لیکن صرف ۲۲ روز گزرنے کے بعد ہی ۱۲ اپریل ۲۰۱۲ء کو شاہد علی صاحب کا تحریر کردہ کتابچہ ”لعلہم یرشدون“ شائع کر دیا گیا جو مکمل طور پر قبر پر جا کر فریاد کرنے والی روایت کی حمایت و حفاظت کی خاطر لکھا گیا تھا یوں اشتیاق صاحب اور ان کے رفقاء نے دروغ گوئی اور تضاد بیانی کی ایک اور بڑی مثال قائم کر دی۔

قارئین! وسیلہ والی حدیث بھی جوں کی توں دعوات دوم میں قائم و دائم ہے اور اسے شاہد علی صاحب کی پیش کردہ روایت کے ساتھ حذف کرنے کا اعلان بھی جھوٹا ثابت ہوا (۲۸ مئی ۲۰۱۲ء) مزید برآں اشتیاق صاحب نے سہیل مٹھانی صاحب کے خط کے جواب میں لکھا کہ ”جب آپ کے سوال پر میں نے آپ سے کہا کہ ہم نے آپ لوگوں کی فرمائش پر اس دعا کو دعوات میں سے نکال دیا تو آپ نے کہا کہ آپ نے دل سے تو نہیں نکالا۔“ (سہیل مٹھانی صاحب کے سوالات اور اشتیاق صاحب کے جوابات صفحہ 36 تا 38 پر ملاحظہ فرمائیں) قارئین! خط کشیدہ الفاظ پر غور فرمائیں اشتیاق صاحب نے سہیل مٹھانی صاحب سے بھی کہا تھا کہ ہم نے اس دعا کو آپ کی فرمائش پر دعوات سے نکال دیا لیکن ہم بخوبی جانتے ہیں کہ مذکورہ وسیلہ والی دعامن وعن نہ صرف دعوات دوم میں موجود ہے بلکہ دعوات دوم اس دعا سمیت آج بھی جماعت کے اسٹال پر فروخت ہو رہی ہے جس طرح جماعت کی طرف سے شائع شدہ قرآن مجید کتابت اور ترجمے کی سینکڑوں غلطیوں سمیت کئی بار نشاندہی اور احتجاج کے باوجود جماعت کے اسٹال پر آج بھی فروخت ہو رہا ہے۔ یقین کیجئے کہ کوئی فرقہ بھی قرآن مجید کی طباعت اور ترجمے میں سینکڑوں غلطیوں کی نشاندہی کے بعد اسے تقسیم یا فروخت کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔ مگر کیا کیجئے اشتیاق صاحب اور ان کے رفقاء کے لئے سب جائز ہے۔

قارئین کرام! ہم نے اشتیاق صاحب کے شرکیہ عقائد دروغ گوئی اور تضاد بیانی کی کئی مثالیں آپ کے سامنے پیش کر دی ہیں، اشتیاق صاحب اور شاہد علی صاحب اللہ کے رسول ﷺ کو وفات کے بعد وسیلہ بنانے اور نبی ﷺ کی قبر پر جا کر فریاد کرنے والی روایت پیش کر کے شرک کے

مرتب ہوئے تھے۔ اور ان دونوں حضرات کے ان شریک عقائد سے بیزار ہو کر مسلمین کی اچھی خاصی تعداد ان سے علیحدگی اختیار کر چکی ہے (کیونکہ شریک عقائد والے امیر کے ساتھ کسی صورت چلا نہیں جاسکتا) ان لوگوں نے نہ صرف جماعت کی اجتماعیت کو شدید نقصان پہنچایا بلکہ مسعود احمد صاحب کے علمی کام کا جو معیار ہے اور ان کی کتب کا جو عرب اور تاشرفیہ پرست علماء اور لوگوں پر ہے اس کو بھی اپنی انا پرستی، ضد اور دنیاوی مفاد کی خاطر ختم کر دیا، کل جب ہماری اگلی نسلوں کے سامنے فرقہ پرست لوگ ان حضرات کی لکھی ہوئی کتابیں رکھیں گے تو ہمارے بچوں کے پاس کوئی جواب نہ ہوگا۔

ایمان کا تقاضا تو یہ تھا کہ یہ دونوں حضرات اللہ کے حضور توبہ کرتے، مسلمین کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرتے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے۔ لیکن یہ دونوں حضرات غلطی تسلیم کرنے کو اپنی انا کے خلاف سمجھتے ہیں اور محض انا پرستی اور دنیاوی مفاد کی خاطر جماعت کو براہ کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔ اور مسلمین کی جانب سے اٹھائے جانے والے سوالات کے جوابات گھما پھرا کر دے رہے ہیں جن سے ان کی دروغ گوئی اور تضاد بیانی صاف جھلکتی ہے۔ نیز ان کے جھوٹے ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ یہ مختلف لوگوں کو ایک ہی سوال کے مختلف جوابات دے رہے ہیں۔ کوئی عالم پوچھے تو فوراً کہہ دیتے ہیں ”یہ غلط ہے میرا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے اور کوئی عام رکن جماعت پوچھے تو کہتے ہیں کہ ہم اپنے اعمال کو وسیلہ بنا سکتے ہیں تو نبی ﷺ کو وسیلہ کیوں نہیں بنا سکتے۔ جہاں پڑے جانے کا ڈر ہوتا ہے تو فوراً پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور جہاں میدان صاف دیکھتے ہیں، کھل کر سامنے آ جاتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ اللہ سے ڈریں اور حق بات کہیں۔

صحیح بخاری صحیح مسلم میں ہے کہ ”قیامت کے دن اللہ کے نزدیک بدترین شخص وہ ہوگا جو دوزخا ہوگا۔ جو کسی کے پاس ایک چہرے کے ساتھ جاتا ہے تو دوسرے کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ (صحیح بخاری صحیح مسلم منہاج المسلمین صفحہ نمبر ۶۸۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں حق کو سمجھنے اور ایسے دوزخے لوگوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

اسرار احمد

۳ ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ بمطابق ۲۰۱۲ء

مسعود احمد صاحب کا اشتیاق صاحب کی امارت کے لیے نامزدگی ختم کرنے کا نوٹس

بسم اللہ الرحمن الرحیم جماعت المسلمین

مہر المسلمین، کوثریہ، ۱۹۸۱ء، شارع قائم آباد، لاہور، پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلانِ مقامہ

۱۔ ناظمہ علیا محکمہ تادیب و تفسیر و تفسیر کے خط مؤرخہ ۸۔
بدالحجہ مسئلہ کے سے معلوم ہوا کہ محمد اشتیاق صاحب کی زوجہ، نور جہاں بیگم
برقع پہنتی ہیں، چادر نہیں اور عینیں۔ وہ کہتی ہیں کہ میرے شوہر
چادر اور عین سے منع کرتے ہیں۔

۲۔ ناظمہ علیا محکمہ تادیب و تفسیر و تفسیر کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا
کہ اشتیاق صاحب کی زوجہ پشت قدم بھی نہیں ڈھانکتیں۔ صرف ایڑی کا
حصہ چھپاتے ہیں۔ وہ کہتی ہیں کہ پشت قدم ہی ہے۔ چھپا کر شوہر ہی بتاتے
ہیں۔ ناظمہ علیا نے مزید لکھا کہ عبد اللطیف صاحب اور عبد اللطیف صاحب
کے بھائی نے بتایا کہ اشتیاق صاحب نے انہیں بھی یہ بتا دیا ہے۔ عبد اللطیف
ابھی ماٹھی قریب میں سہم پڑے ہیں۔ تقریباً ایک سال پہلے اشتیاق صاحب
نے کہا تھا کہ یہ میرا سہرا تھا۔ میں اس سے رجوع کر دیا ہوں لیکن
عبد اللطیف صاحب کے قول سے معلوم ہوا کہ آپ کبھی تک بدشعبہ
قدم فریڈر ہی تو سمجھتے ہیں اور اسی کی تبلیغ کرتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ رجوع
کے بعد انہوں نے پھر اپنے سہرے کی طرف رجوع کر لیا ہے لیکن اس
رجوع کی اطلاع توں ہی۔

۳۔ ناظمہ علیا مزید لکھتی ہیں ”جب میں نے اشتیاق صاحب سے کہا کہ
اس سہرے کو صلوٰۃ المسلمین میں قدم ڈھانکنے کے لئے لکھا ہے تو وہ کہنے لگے وہ

مسعود احمد صاحب کا اشتیاق صاحب کی امارت کے لیے ناز و دگی ختم کرنے کا نوٹس

۲

حدیث ضعیف ہے۔
بہشت قدم ڈھانکنے کے سلسلہ میں دو حدیثیں ہیں۔ ایک سلطان صبیح میں
نارنگ کوئی قید نہیں ہے۔ دوسری حدیث سنا رہے متعلق ہے یعنی اس حدیث سے یہ
معلوم ہو گیا کہ سنا نہیں بھی پشت قدم ڈھانکنا چاہیے۔ رشتہ مان ڈھانکے دوسری
حدیث کو ضعیف سمجھنا چاہیے۔

مستوحاجہ نیزہ و سریشہ میں یا حسن اہل بیت اہل بیت کی کتاب میں۔ حاشیہ میں ان اہل بیت
کا نام بھی دیا ہے۔ ان کے لیے یا نہیں لکھا ہے۔ اگر نہ ہو تو حوالہ دیا گیا ہے۔ حدیث ضعیف
بہشت کر امام کا کوئی بھی نہیں لکھا ہے۔ امام شوقانی نے قوی لکھا ہے۔ اگر ان اماموں کی تصدیق میں کوئی شہد ہو تو
امام شوقانی نے ہی اسکو صحیح کہا ہے اور ان کی صحت کو بھی جاری کا شرط پر نہیں لکھا ہے۔ اشتیاق
صاحب کا اسکو ضعیف کہنا صحیح نہیں۔

اشتیاق صاحب کا کہہ ایسی حدیث کو ضعیف کہنا جو جماعت کی کتاب میں ہو نہایت نامناسب
ہے۔ انہیں چاہیے کہ یہ اسے جاری کیا ہے۔ خالص اور اس پر ضعیف کو غور کریں۔ کہ حدیث کا
بہشت کتاب میں ہونے پر ضعیف کہنا ان کی کتاب کی قدر و قیمت کو گھٹاتا ہے۔ ان سے اسے اسکا ذکر
ختم کرنا چاہیے۔ یہ فعل راستہ ہو یا نادرالشمہ نہایت عجیب ہے۔ اگر کسی حدیث کی تصدیق میں بعض
مستوحاجہ اس حدیث کو مستوحاجہ اور یا پھر کہنا چاہیے۔ اشتیاق صاحب نے یہ صورت میں ہی مناسب نہیں۔

اگر حدیث ان سے لکھی ہے کہ یہ اسے جاری کیا ہے۔ ان سے کریں جو یہ شوق علیہ بات بتا رہے ہیں اور انہیں اس پر
عمل نہیں کرنا چاہیے۔ حدیث کو مستوحاجہ کہہ کر اسکو ضعیف کہنا یہ اشتیاق صاحب کی حدیث ہے اس پر اعتماد
کھو گیا ہے۔ ان کے اس فیصلے پر

م۔ الفرض ان کا پہلا عمل یعنی چادر اوڑھنے سے منع کرنا ہی اس قابل ہے کہ اس
کے سلسلے میں سخت نادر بھی کارروائی کی جائے۔ باقی دوسرے دو عمل اس پر مستوحاجہ
ہیں۔

حکم

عمر اشتیاق صاحب کے مقابلہ کا اعلان کیا گیا ہے۔ تمام ارباب کا علم
(سین ارباب کے نام ان سے ملاقات کریں اور سنا لیں کہ کلام۔)

امارت کے سلسلے میں ان کی ناز و دگی کو ختم کیا جاتا ہے۔

۱۳ مارچ ۱۴۱۱ھ

جہانگیر صاحب کا سوالنامہ 13-07-2012

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب محمد اشتیاق صاحب

جناب محمد جہانگیر عبداللہ

الہیہ! جناب محترم جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کے حقائق کی باتیں ثبوت کے ساتھ گردش کر رہی ہیں کہ آپ شرک و کفر کر چکے ہیں، مگر کسی عرصہ تک تو مجھے کسی چیز کا علم ہی نہیں تھا اور جب علم ہوا تو میں نے آپ سے وسیلہ کے حوالے سے پوچھا تو جو جواب آپ نے دیا مجھے اس سے یقینی نہیں ہوئی۔ ابتداء کے بعد مطبوعہ الرٹن صاحب اور شاہد علی صاحب میری غیر خرافاتی کے جذبے سے میرے پاس آئے تو میں آپ کی ایک تقریر کا حوالہ دے کر کہا کہ اس میں لکھا ہے کہ ”محمد ﷺ کو وسیلہ بنانا جائز ہے“ میرے پاس اشکال کے لئے انہوں نے فون کر کے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ ان سے کہیں کہ لکھ کر بھیجے دے دیں۔ جزاک اللہ خیر!

آپ جانتے ہیں کہ میں تیار ہوں زندگی اور موت کا کوئی پتہ نہیں ایک طرف یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ موت ایسی حالت میں آجائے کہ ہم شرک کا تقصیر دے رہے ہوں تو بھی چاہی ہے اور دوسری طرف یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ جماعت سے دور ہونا بھی اسلام کا پلہ اپنی گردن سے اتارنا ہے۔ ایسی صورت حال میں بھیج کر رہمانی کی ضرورت ہے تاکہ آخرت پر بار نہ ہو۔ لہذا میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ کے لئے مجھے میرے اسٹاکات کا دو ٹوک جواب دیجئے تاکہ جس سے نہ صرف میری یقینی ہو بلکہ میں اس کے ذریعے اور مسلم بھائیوں کی بھی رہنمائی کر سکوں۔

اشکال نمبر 1: یہ عقیدہ رکھنا کہ محمد ﷺ کو وسیلہ ڈرا لیتا کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا جائز ہے۔ یہ عقیدہ شرک ہے یا نہیں؟
اشکال نمبر 2: یہ کہنا کہ ”اے اللہ ان (محمد ﷺ) کے ذریعے میری دعا قبول فرما۔ کیا اس طرح کہنا ایسا کہنے کو جائز سمجھنا شرک ہے یا نہیں؟
اشکال نمبر 3: یہ عقیدہ رکھنا کہ ”ہم اپنے اچھے اعمال کے ذریعے سے اپنی دعا قبول کر دیتے ہیں تو محمد ﷺ کے ذریعے دعا مانگنا یا ان کو وسیلہ بنانا کیونکر غلط ہوا۔ یہ عقیدہ شرک ہے یا نہیں؟

اشکال نمبر 4: جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کی قبر پر جا کر کہا تھا کہ یا رسول اللہ! پی مت کے لئے بارش کی دعا بھیجے اس شخص کا یہ عمل شرک تھا یا نہیں؟

اشکال نمبر 5: کیا تقلید کی کوئی ایسی صورت بھی ہے جس کے مطابق تقلید شرک نہ ہو کیونکہ آپ اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ”حضرت ابو موسیٰ اور حضرت رضی اللہ عنہما اس مسئلہ میں حضرت ابن مسعود کی تقلید کر رہے ہیں“ آپ کے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ تقلید شرک نہیں ہے جب کہ ہم تقلید کو شرک سمجھ کر چھوڑ چکے ہیں تو صحابہ نے کیونکر تقلید کی تھی؟

اشکال نمبر 6: آپ پر یہ الزام تھا کہ ”آپ جنات کے ذریعے علاج معالجے اور تشدد چیزیں تلاش کرنے اور ان سے مدد لینے کو جائز سمجھتے ہیں۔ جب آپ کے گھر سے رقم غائب ہو گئی تو آپ نے شیر بگائی کو بلایا کہ وہ جنات کے ذریعے معلوم کر کے بتائیں کہ رقم کہاں گئی۔ آپ نے اس الزام کے جواب لکھا یا ہے کہ ”رقم ضرور غائب ہوئی تھی اور میرا صاحب کو اس لئے بلایا تھا کہ گھر سے آسیدب کے اثرات کو ختم کر دیں صرف قرآنی آیات کے ذریعے سے اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ شیطان کے آسیدب کو قرآنی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی تعانی ہوتی

جہانگیر صاحب کا سوالنامہ 13-07-2012

2

دعا کا اس کے ذریعے ختم کرنا بالکل درست ہے۔“

اب سیر اشکال یہ ہے کہ قرآن کی آیات اور رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی دعائیں آپ نے خود کیوں نہیں پڑھیں بشریکالی کو کیوں بلایا؟ جب کہ آپ کے علاج کے لئے آپ نے اپنی دعوات دوم میں آیات نقل کی ہیں پھر بھی اس نقل کے لئے بغیر صاحب کا انتخاب کیوں کیا؟ اشکال نمبر 7: اگر وہیلہ والی تنازعہ دعا صحیح ہے تو پھر آپ اس صحیح حدیث کو آئندہ شاعت سے نکالنے پر کیوں راضی ہوئے اس کی کیا دلیل ہے کہ صحیح حدیث کو حذف کیا جائے؟

اشکال نمبر 8: وہیلہ کی جس دعا کو آپ صحیح کہتے ہیں اس کو مسعود احمد کی گرامی میں چھپنے والے کتابچے ”کیا وہیلہ جائز ہے“ میں غیر محفوظ اور باطل لکھا ہے لیکن آپ اسے صحیح کہتے ہیں اس کی وجہ کیا ہے؟

اشکال نمبر 9: آپ کا کسی رکن جماعت کو جماعت سے خارج کرنا مستحب ہے یا بدعت؟ جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ میں نے اکرم صاحب کو خارج کر دیا۔

اشکال نمبر 10: آپ کی جن باتوں کی وجہ سے آپ پر کفر شرک کا الزام لگا یا گیا ہے کیا وہ صحیح ہے؟ کیا آپ نے کسی بات سے تو پتہ بھی کی

ہے؟ اشکال نمبر 11: حدیث میں یہ وضاحت موجود ہے کہ مقتدی امام کے پیچھے قاضی پڑھے گا لیکن احناف اس وضاحت کی موجودگی میں کہتے ہیں کہ مقتدی قاضی نہیں پڑھے گا۔ ان کے اس طرز عمل پر مسعود احمد صاحب نے لکھا ہے کہ: ”وضاحت کی موجودگی میں اس وضاحت کے خلاف دیگر صورت اختیار کی جائے تو یہ قرطب فی الدین اور صریح کفر ہے۔“ (التفتیح فی جواب السلیطہ صفحہ 29)

مسعود احمد صاحب کے اس اصول پر آپ کا بھی ایک کٹائی صریح کفر اور قرطب فی الدین ثابت ہو رہا ہے۔ مثلاً زکوٰۃ کے سلسلہ میں صراحت موجود ہے کہ ”مشرق مال یا موسیقی کو اکٹھا نہ کیا جائے اور مجمع مال کو مشرق نہ کیا جائے“ (منہاج المسلمین صفحہ 259 بحوالہ صحیح بخاری) اس صراحت کی موجودگی میں پچھلے سال سالانہ مرکزی اجتماع میں آپ سے سوال ہوا تھا کہ ”اگر مختلف اشیاء گھر میں موجود ہیں جو انفرادی طور پر تو زکوٰۃ کے لکھا ہے کہ وہ سب نہیں مثلاً پتھر تو لکھنا، پتھر تو لے جائی کہہ جائے اور اسی طرح حریر یا مان موجود تو ایسی صورت میں زکوٰۃ اس طرح اگر ہوگی اس سلسلہ میں کیا ہے؟

آپ نے اس سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ نہ ”سب کو جمع کر لیں اور زکوٰۃ دے دیں۔“

آپ نے صراحت کی موجودگی میں یہ مسئلہ بتایا کہ سب کو جمع کر لیں اور زکوٰۃ دے دیں حالانکہ حدیث میں صراحت موجود ہے کہ سب کو جمع نہیں کر سکتے آپ نے صراحت کی موجودگی میں اس صراحت کے خلاف دوسری صورت اختیار کر لی جس کو مسعود احمد نے صریح کفر کہا ہے۔

فتاویٰ جہانگیر 12، 13، 7

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب جہانگیر صاحب آپ کے اعتراضات احادیث
جوابات درج ذیل مسئلہ کے تحت

جناب جہانگیر صاحب میں نے اپنی طرف سے کوئی بات
نہیں کہی ہے میں نے جو کچھ بھی کہا اور لکھا ہے وہ سب قرآن
و حدیث ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ کا انکار نہیں کیا ہے کہ
میں کافر کہہ لاؤں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کی ذات و
صفات اور حقوق میں اپنی طرف سے کسی شریک
نہیں لکھا یا ہے اس میں شرک کہہ لاؤں: بات درج ذیل
پر ہے کہ میرے دوست امیر کے حیدر اور بعض میں تہلا
میں ورنہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا ہے۔ میں نے نہ کوئی
قتلوی دیا ہے نہ رائے دی ورنہ اجتہاد کیا ہے یہ لوگ
بھیر بھی مجھے بلو و شرک اور طغیانی کہہ رہے ہیں۔

① وسیلہ ذریعہ بنانا اللہ سے دعا، کرنا اگر حدیث
صحیحہ میں تو بھیر تو حدیث ہے اور اگر اپنی طرف قنوی
یا رائے دی گئی ہے تو بھیر شرک ہو گا،

② نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ میری دعا قبول فرما
... اگر اس طرح کہنا حدیث صحیحہ میں ہے تو بھیر
ہے ورنہ اپنی طرف سے ایسا کہنا علیحدہ و شرک ہو گا
(۳) اپنے اچھا اعمال کے ذریعہ دعا کرنا درست

عمل ہے کیوں کہ صحیح بخاری کی حدیث میں موجود
ہے۔ اس حدیث میں اعمال کو وسیلہ بنانا ہے اور
وہ دعا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک نابینا کو
سکھائی تھی اس دعا کو وسیلہ بنانا اپنی دیگر درست
ہے۔

کیونکہ وہاں بھی حدیث میں موجود ہے۔

(۴) جس شخص نے **ہکیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** کی قبر پر جا کر ارادت کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ یہ چیز غلط ہے ہمارا عقیدہ بالکل یہ نہیں ہے۔ نیز یہ سب کچھ خواہر علی رضا نے بھی اس بات کی تردید کی ہے۔ اسی کتابچہ میں۔

(۵) لفظ تقلید بہ حال میں غلط نہیں ہے کیونکہ محدثین میں لفظ تقلید کا استعمال کثرت سے ہوا ہے مثلاً والی لا تحجب منہ کیف قلہ الحاکم فی تعلیم مع انہ حدیث غیر صحیح وہ عبارت (رسالہ کوئٹہ ۱۰۶) لکھی ہے اس حدیث کے سند میں سنجہ ہو رہا ہے کہ امام جہانگیر نے تقلید حدیث کی تعلیم کے سند میں جبکہ حدیث صحیح کو نہایت مطلب یہ ہے کہ حدیث کی تعلیم سے تقلید کرنا جتنی کسی امام کی تعلیم کو قبول کر لیا۔ یہ تقلید مسائل میں نہیں رہی ہے بلکہ ایک نوکری امام کی تعلیم کے غلط میں بات ماننا پیر وی کہنا ہے۔ اس طرح متعدد جگہ سیرا یہ لفظ تقلید لیا گئے مطلقہ و نسبی قلندرہ فی خلاف کما بینا ۱۴ بینا غلام بن عبدالحادی۔ غیر الحاکم علی الحاکم و تناقض **ہکیم قلندرہ**۔ و تقلید الحاکم فی تعلیم۔ **صوفی قلندرہ و نامورہ**۔ (۱۰۶ توسل) یہاں یہ تقلید وہ جس کی تعلیم ہو معنی پہننے التفہیم میں ہے۔

منہج قرآن مجید میں ہے۔
فلو کان فی کل فرقۃ من کل قبیلۃ
مستقیم ما کفہ لیسعوا
فی الدنیا (توبہ ۱۲۵)
ان میں ہے ایک۔ یہ کہ
میں ایک ما کفہ لیسعوا کیوں
نہیں نکلتی تاکہ وہ دین میں
سبحو حاصل کرے۔

اس آیت میں منہج غیر فرقہ استعمال ہوا ہے حالانکہ
فرقہ بنوری اکثر کفر، عذاب، تکلیف اور ان کے خلاف
نے ان معنی میں نہیں استعمال کیا جن معنی میں اور اگر
استعمال کیا ہے۔

آپ جانتے ہیں کہ تیرے گمراہی اور شرک کی ایک
قسم ہے۔ لیکن فرقہ گمراہی اور گمراہی نے لیا تھا
یہ قسم الیہ ہذا (صحیح بخاری) اجمعی برکت یہ ہوتی ہے
کتاب صلوٰۃ الترابی

مطلب یہ ہے کہ فرقہ گمراہی اور گمراہی کی نرا کو
ایک امام جمع کر دیا تھا۔ اب اگر ہم یہاں یہ معنی ہیں
جو استقلال معنی میں ہوتے ہیں تو پھر یہ مشکل ہو جائے
گی۔ لہذا یہاں معنی گمراہی کے اور نہ لیں گے۔ اسی
طرح تقلید کے معنی یہ ہیں بلکہ یہاں نہیں ہوتے ہیں۔

بنابرین چار تکبیروں کو عبادت کرنے والا عرف ابن مسعود
اظہار کلمہ ہیں، ابو موسیٰ کلمہ فرقہ اظہار کلمہ
عرف ابن مسعود کے سوا یہ کہ ہے یہی ہیں
ابو موسیٰ اور ذریفہ ابن مسعود کی بات پیروی
ایسے کر رہے ہیں بلکہ جو حدت وہ ادا کر رہے ہیں

اس حدیث کی پیروی میں فقط تعلیمہ اشتیاق لکھ لیا ہے۔
لکڑا غلط فہمی دور کر لی گئی۔

⑦ تشریف بنگالی کے سدر میں سب واقعہ جمعہ کے لیے
منیں ہے۔ میں نے تو تشریف بنگالی کے کہا تھا کہ جنات کو جمعہ کے
روز اور جو طہر تہم سنت ہے اس لیے محل کے کچھ کچھ
جنات کو قید کرنے کا ثبوت سمجھ نہیں سکتا لہذا آپ
ان کو آزاد کر دیجئے۔ جن مکان میں میں رہتا ہوں
اس مکان میں جنات ہیں۔ ریور سے وغیرہ غائب
ہوئے ہیں مگر وہ اللہ میں نے کبھی بھی تشریف نہیں کیا
یہ محض الزام ہے۔ اللہ تعالیٰ النور کے گالے والوں کو
ضرور اسوا کا لگا لگا اور مگر سدر میں لہراں میں نے خود کیوں
یہ کام نہیں کیا، بات دراصل یہ ہے کہ سمجھنا بالکل اس کے
مجرب نہیں ہے اس لیے یہی کہیں کہیں کے کچھ یا علیحدہ کے میں نہیں جاتا
ہوں بلکہ کسی ایسے شخص کو جو یہ کام کرتا رہتا ہے۔

⑧ جہاں کے مفاد میں اجتماعیت کی عقل کے لیے میں اس
کو رہا تھا مگر اب میں یہ دعا دیکھ کر نہ سہم کر نہیں سکا لہذا لکھا۔

⑨ ویرا والا مگر حدیث صدیق میں نے لکھا تھا۔ اس کی
کوئی حقیقت نہیں ہے۔ میں نے مسودہ جمعے کے اس
کتابچہ کا ذکر کیا تھا۔ انہوں نے کہا صدیق میں معلوم
ہوئے کیا کیا صحابہ رہا ہے۔ اس کتابچہ کی تعمیل بھی کرنے
ہوئے بلکہ صدیق میں خود ہی اس کو صحابہ دیا جس وقت
امیر مسجد صاحب نے ادارہ مطبوعات کو بتایا کہ یہ
یہ اس وقت چھپایا تھا۔ لہذا اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(9) آدمی امیر کی نافرمانی کر کے خود جہالت سے نکل جاتا ہے۔ میں تو صرف اعلان کرتا ہوں کہ فلاں صاحب نے جہالت سے جو کچھ یاد رکھا ہے۔ رہا معاملہ اگرچہ صاحب کا ہوا ہے۔ کتنے نیک تھے ان کا حال اب کتنے دھندلے میں آگے بڑھ رہا ہے۔ میں نے آج تک کسی آدمی کو جہالت سے نہیں نکالا خود نکل جاتے ہیں۔

(10) میں نے نہ لکھا کہ کیا ہے نہ کہ نہ کیا یہ تمام جملے صراحت اور نفی کے غماز ہیں۔ تو یہ کس بات کی؟ قرآن و حدیث پر عمل کرنا لکھا ہے۔ یہ لوگ اپنے دماغ کا علاج کر رہے ہیں۔

(11) حدیث میں وضو سے جو کچھ نکالا مقتدی امام بیہوش خانہ پر لکھ دینا۔۔۔۔۔ تو یہ تحریر فی الدین ہے اور خارج کفر ہے۔

درج ذیل مسودہ احمدی کی بات ان حضرات کو دکھائی دے گی؟ سنیہ مسودہ احمدی پر لکھا ہے۔

دین اور دنیا کے مفارقت کے مفارم میں خارج کرنا یا نہ کرنا۔ خارج اس کی کوئی جہالت ہے جو بخاوت یا نافرمانی کے نکل چکا ہوتا ہے۔ اور یہ فواہن الارض جب باطن کو ملنے سے نکال دیتا ہے تو وہ جہالت میں پھنس جاتا ہے یا نہیں۔ جہالت کے خارج کرنے کی کوئی ممانعت نہیں لکھنا دین اور جہالت کے مفارم میں جہالت کے خارج کر دینے میں کوئی خرابی نہیں۔ بالکل جائز ہے۔ یہ ایسا ہے جسے ایک اہل ہدایت و عقیدہ کو بوسہ جنت کے بجائے کی خاطر کاٹا

جہانگیر صاحب کو اشتیاق صاحب کا جواب 13-07-2012

جائزہ ہے۔ ایسے شخص کو جس کی وجہ سے جماعت تباہ و
بیرباد ہو جائے اس طرح میراث نہ ملے گا یا سکتا ہے۔ یہ انتظامی
امور میں سے ہے اور انتظامی امور میں امیر کو اختیار ہے۔
مبلغ ۵۴۲۵ (پانچ سو چالیس روپے) - خود ادا
کی یہ رقم میراث کا حق نہیں دیتی؟ صاحب جو انگریز
بہ حضرات ماسکین کو دھوکا دے رہے ہیں انہیں
اپنے ایمان کی حفاظت کیجئے۔
متفرق مال جمع کر کے مال کو متفرق نہ کیا
جائے گا مطلب یہ ہے کہ اس زمانے میں لوگ زکوٰۃ
دینے سے جی پھرتے تھے، زکوٰۃ عامل کو دینے میں دھوکا دے
تھے مثلاً چالیس بکریوں کے لیکر ایک شتر بیس تک
ایک بکری ہیں زکوٰۃ پڑھتی ہے۔ یہ لوگ کیا کچھ کر
جب عامل زکوٰۃ وصول کرتے آتا تھا تو یہ لوگ متفرق
مال کو جمع کرتے تھے جسے چالیس بکری ایک کر باس
ہیں اور چالیس بکری ایک باس ہیں یہ دونوں
حضرات ایسی ہی بکریوں کو جمع کرتے تھے یعنی اسی
بکری بہر ایک بکری زکوٰۃ دینے اور ایک بکری
کی بیوری کہتے تھے۔ جب عامل زکوٰۃ وصول کرتے چلا جاتا
کو غیر یہ دونوں ایسی ہی بکریاں الگ الگ کرتے تھے۔ یہ
بے متفرق مال کو جمع کرنا اور جمع مال کو متفرق کر
لینا۔ لہذا حدیث کو سمجھئے۔

② $\frac{1}{2} \times \frac{1}{2} = \frac{1}{4}$

اشتقاق صاحب کا اطلاع نامہ مورخہ 04-04-2012

دفتر
بلاک 6-B، ایف، ایف، ایف، 12، بلاک 12-C
محکمہ اعلیٰ تعلیم، حکومت پاکستان
لاہور۔ 2-34815560-021 فکس، 021-34815563

رجسٹریشن نمبر
0366/1985
جماعت المسلمین
بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکز
مسجد المسلمین، سرگودھا، 538، ٹیکس 55
ویب سہاری، انٹر نیٹ، 538، ٹیکس 55
لاہور۔ 021-34407524 فکس، 021-34513806

2012/4/4

اطلاع

تمام ارکان جماعت کو مطلع کیا جا رہا ہے کہ جماعت کے اندر اتفاق و اتحاد کی اہمیت اور اختلاف کی صورت میں نقصانات کے پیش نظر دعوات و مصلحتیں حصہ دوم اور شاید علی صہب کی طرف سے تحریر کردہ تنازعے میں درج شدہ بعض احادیث چینی وجہ سے ارکان جماعت میں اختلاف پایا جاتا ہے کو حذف کیا جا رہا ہے۔ گوکہ وہ احادیث صحیح ہیں اور ان کو بڑے بڑے ائمہ اور محدثین نے صحیح کہا ہے۔ لیکن ہم نے جماعت اور اجتماعیت کی اہمیت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا ہے۔

منزید یہ کہ آئندہ اشاعت میں ان روایات کو درج نہیں کیا جائے گا۔ ویسے بھی شاید علی صہب کے تحریر کردہ تنازعے کو دوبارہ شائع کرنے کی ضرورت نہیں ہے بعض لوگ سمجھتے ہیں اس فیصلے کو ہماری غلطی بلور کرانے میں مصروف ہیں جبکہ ہم تو صرف ناقل ہیں۔ اگر یہ لوگ ہماری غلطی کرنے پر بضد ہیں تو انہوں نے اس بات پر غور نہیں کیا یہ غلطی ہم پر نہیں بلکہ صحابی پر منطبق ہو رہی ہے۔ لہذا ارکان جماعت حاکمات کی نزاکت کو سمجھیں، صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں اور اجتماعیت کا ساتھ دیں کیونکہ اسلام میں اجتماعیت کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے۔ یاد رہے! جوش کے ساتھ ہوش نہایت ضروری ہے۔

محمد امجد
صدر اشتقاق
امجد جماعت المسلمین
4/4/12

اشتیاق صاحب کاسرکاری فرمان مؤرخہ 30-04-2012

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جماعت المسلمین

0356/1985

دفتر
بلاک نمبر 8-4 بیت 12-13-14-15-16-17-18-19-20-21-22-23-24-25-26-27-28-29-30-31-32-33-34-35-36-37-38-39-40-41-42-43-44-45-46-47-48-49-50-51-52-53-54-55-56-57-58-59-60-61-62-63-64-65-66-67-68-69-70-71-72-73-74-75-76-77-78-79-80-81-82-83-84-85-86-87-88-89-90-91-92-93-94-95-96-97-98-99-100-101-102-103-104-105-106-107-108-109-110-111-112-113-114-115-116-117-118-119-120-121-122-123-124-125-126-127-128-129-130-131-132-133-134-135-136-137-138-139-140-141-142-143-144-145-146-147-148-149-150-151-152-153-154-155-156-157-158-159-160-161-162-163-164-165-166-167-168-169-170-171-172-173-174-175-176-177-178-179-180-181-182-183-184-185-186-187-188-189-190-191-192-193-194-195-196-197-198-199-200-201-202-203-204-205-206-207-208-209-210-211-212-213-214-215-216-217-218-219-220-221-222-223-224-225-226-227-228-229-230-231-232-233-234-235-236-237-238-239-240-241-242-243-244-245-246-247-248-249-250-251-252-253-254-255-256-257-258-259-260-261-262-263-264-265-266-267-268-269-270-271-272-273-274-275-276-277-278-279-280-281-282-283-284-285-286-287-288-289-290-291-292-293-294-295-296-297-298-299-300-301-302-303-304-305-306-307-308-309-310-311-312-313-314-315-316-317-318-319-320-321-322-323-324-325-326-327-328-329-330-331-332-333-334-335-336-337-338-339-340-341-342-343-344-345-346-347-348-349-350-351-352-353-354-355-356-357-358-359-360-361-362-363-364-365-366-367-368-369-370-371-372-373-374-375-376-377-378-379-380-381-382-383-384-385-386-387-388-389-390-391-392-393-394-395-396-397-398-399-400-401-402-403-404-405-406-407-408-409-410-411-412-413-414-415-416-417-418-419-420-421-422-423-424-425-426-427-428-429-430-431-432-433-434-435-436-437-438-439-440-441-442-443-444-445-446-447-448-449-450-451-452-453-454-455-456-457-458-459-460-461-462-463-464-465-466-467-468-469-470-471-472-473-474-475-476-477-478-479-480-481-482-483-484-485-486-487-488-489-490-491-492-493-494-495-496-497-498-499-500-501-502-503-504-505-506-507-508-509-510-511-512-513-514-515-516-517-518-519-520-521-522-523-524-525-526-527-528-529-530-531-532-533-534-535-536-537-538-539-540-541-542-543-544-545-546-547-548-549-550-551-552-553-554-555-556-557-558-559-560-561-562-563-564-565-566-567-568-569-570-571-572-573-574-575-576-577-578-579-580-581-582-583-584-585-586-587-588-589-590-591-592-593-594-595-596-597-598-599-600-601-602-603-604-605-606-607-608-609-610-611-612-613-614-615-616-617-618-619-620-621-622-623-624-625-626-627-628-629-630-631-632-633-634-635-636-637-638-639-640-641-642-643-644-645-646-647-648-649-650-651-652-653-654-655-656-657-658-659-660-661-662-663-664-665-666-667-668-669-670-671-672-673-674-675-676-677-678-679-680-681-682-683-684-685-686-687-688-689-690-691-692-693-694-695-696-697-698-699-700-701-702-703-704-705-706-707-708-709-710-711-712-713-714-715-716-717-718-719-720-721-722-723-724-725-726-727-728-729-730-731-732-733-734-735-736-737-738-739-740-741-742-743-744-745-746-747-748-749-750-751-752-753-754-755-756-757-758-759-760-761-762-763-764-765-766-767-768-769-770-771-772-773-774-775-776-777-778-779-780-781-782-783-784-785-786-787-788-789-790-791-792-793-794-795-796-797-798-799-800-801-802-803-804-805-806-807-808-809-810-811-812-813-814-815-816-817-818-819-820-821-822-823-824-825-826-827-828-829-830-831-832-833-834-835-836-837-838-839-840-841-842-843-844-845-846-847-848-849-850-851-852-853-854-855-856-857-858-859-860-861-862-863-864-865-866-867-868-869-870-871-872-873-874-875-876-877-878-879-880-881-882-883-884-885-886-887-888-889-890-891-892-893-894-895-896-897-898-899-900-901-902-903-904-905-906-907-908-909-910-911-912-913-914-915-916-917-918-919-920-921-922-923-924-925-926-927-928-929-930-931-932-933-934-935-936-937-938-939-940-941-942-943-944-945-946-947-948-949-950-951-952-953-954-955-956-957-958-959-960-961-962-963-964-965-966-967-968-969-970-971-972-973-974-975-976-977-978-979-980-981-982-983-984-985-986-987-988-989-990-991-992-993-994-995-996-997-998-999-1000-1001-1002-1003-1004-1005-1006-1007-1008-1009-1010-1011-1012-1013-1014-1015-1016-1017-1018-1019-1020-1021-1022-1023-1024-1025-1026-1027-1028-1029-1030-1031-1032-1033-1034-1035-1036-1037-1038-1039-1040-1041-1042-1043-1044-1045-1046-1047-1048-1049-1050-1051-1052-1053-1054-1055-1056-1057-1058-1059-1060-1061-1062-1063-1064-1065-1066-1067-1068-1069-1070-1071-1072-1073-1074-1075-1076-1077-1078-1079-1080-1081-1082-1083-1084-1085-1086-1087-1088-1089-1090-1091-1092-1093-1094-1095-1096-1097-1098-1099-1100-1101-1102-1103-1104-1105-1106-1107-1108-1109-1110-1111-1112-1113-1114-1115-1116-1117-1118-1119-1120-1121-1122-1123-1124-1125-1126-1127-1128-1129-1130-1131-1132-1133-1134-1135-1136-1137-1138-1139-1140-1141-1142-1143-1144-1145-1146-1147-1148-1149-1150-1151-1152-1153-1154-1155-1156-1157-1158-1159-1160-1161-1162-1163-1164-1165-1166-1167-1168-1169-1170-1171-1172-1173-1174-1175-1176-1177-1178-1179-1180-1181-1182-1183-1184-1185-1186-1187-1188-1189-1190-1191-1192-1193-1194-1195-1196-1197-1198-1199-1200-1201-1202-1203-1204-1205-1206-1207-1208-1209-1210-1211-1212-1213-1214-1215-1216-1217-1218-1219-1220-1221-1222-1223-1224-1225-1226-1227-1228-1229-1230-1231-1232-1233-1234-1235-1236-1237-1238-1239-1240-1241-1242-1243-1244-1245-1246-1247-1248-1249-1250-1251-1252-1253-1254-1255-1256-1257-1258-1259-1260-1261-1262-1263-1264-1265-1266-1267-1268-1269-1270-1271-1272-1273-1274-1275-1276-1277-1278-1279-1280-1281-1282-1283-1284-1285-1286-1287-1288-1289-1290-1291-1292-1293-1294-1295-1296-1297-1298-1299-1300-1301-1302-1303-1304-1305-1306-1307-1308-1309-1310-1311-1312-1313-1314-1315-1316-1317-1318-1319-1320-1321-1322-1323-1324-1325-1326-1327-1328-1329-1330-1331-1332-1333-1334-1335-1336-1337-1338-1339-1340-1341-1342-1343-1344-1345-1346-1347-1348-1349-1350-1351-1352-1353-1354-1355-1356-1357-1358-1359-1360-1361-1362-1363-1364-1365-1366-1367-1368-1369-1370-1371-1372-1373-1374-1375-1376-1377-1378-1379-1380-1381-1382-1383-1384-1385-1386-1387-1388-1389-1390-1391-1392-1393-1394-1395-1396-1397-1398-1399-1400-1401-1402-1403-1404-1405-1406-1407-1408-1409-1410-1411-1412-1413-1414-1415-1416-1417-1418-1419-1420-1421-1422-1423-1424-1425-1426-1427-1428-1429-1430-1431-1432-1433-1434-1435-1436-1437-1438-1439-1440-1441-1442-1443-1444-1445-1446-1447-1448-1449-1450-1451-1452-1453-1454-1455-1456-1457-1458-1459-1460-1461-1462-1463-1464-1465-1466-1467-1468-1469-1470-1471-1472-1473-1474-1475-1476-1477-1478-1479-1480-1481-1482-1483-1484-1485-1486-1487-1488-1489-1490-1491-1492-1493-1494-1495-1496-1497-1498-1499-1500-1501-1502-1503-1504-1505-1506-1507-1508-1509-1510-1511-1512-1513-1514-1515-1516-1517-1518-1519-1520-1521-1522-1523-1524-1525-1526-1527-1528-1529-1530-1531-1532-1533-1534-1535-1536-1537-1538-1539-1540-1541-1542-1543-1544-1545-1546-1547-1548-1549-1550-1551-1552-1553-1554-1555-1556-1557-1558-1559-1560-1561-1562-1563-1564-1565-1566-1567-1568-1569-1570-1571-1572-1573-1574-1575-1576-1577-1578-1579-1580-1581-1582-1583-1584-1585-1586-1587-1588-1589-1590-1591-1592-1593-1594-1595-1596-1597-1598-1599-1600-1601-1602-1603-1604-1605-1606-1607-1608-1609-1610-1611-1612-1613-1614-1615-1616-1617-1618-1619-1620-1621-1622-1623-1624-1625-1626-1627-1628-1629-1630-1631-1632-1633-1634-1635-1636-1637-1638-1639-1640-1641-1642-1643-1644-1645-1646-1647-1648-1649-1650-1651-1652-1653-1654-1655-1656-1657-1658-1659-1660-1661-1662-1663-1664-1665-1666-1667-1668-1669-1670-1671-1672-1673-1674-1675-1676-1677-1678-1679-1680-1681-1682-1683-1684-1685-1686-1687-1688-1689-1690-1691-1692-1693-1694-1695-1696-1697-1698-1699-1700-1701-1702-1703-1704-1705-1706-1707-1708-1709-1710-1711-1712-1713-1714-1715-1716-1717-1718-1719-1720-1721-1722-1723-1724-1725-1726-1727-1728-1729-1730-1731-1732-1733-1734-1735-1736-1737-1738-1739-1740-1741-1742-1743-1744-1745-1746-1747-1748-1749-1750-1751-1752-1753-1754-1755-1756-1757-1758-1759-1760-1761-1762-1763-1764-1765-1766-1767-1768-1769-1770-1771-1772-1773-1774-1775-1776-1777-1778-1779-1780-1781-1782-1783-1784-1785-1786-1787-1788-1789-1790-1791-1792-1793-1794-1795-1796-1797-1798-1799-1800-1801-1802-1803-1804-1805-1806-1807-1808-1809-1810-1811-1812-1813-1814-1815-1816-1817-1818-1819-1820-1821-1822-1823-1824-1825-1826-1827-1828-1829-1830-1831-1832-1833-1834-1835-1836-1837-1838-1839-1840-1841-1842-1843-1844-1845-1846-1847-1848-1849-1850-1851-1852-1853-1854-1855-1856-1857-1858-1859-1860-1861-1862-1863-1864-1865-1866-1867-1868-1869-1870-1871-1872-1873-1874-1875-1876-1877-1878-1879-1880-1881-1882-1883-1884-1885-1886-1887-1888-1889-1890-1891-1892-1893-1894-1895-1896-1897-1898-1899-1900-1901-1902-1903-1904-1905-1906-1907-1908-1909-1910-1911-1912-1913-1914-1915-1916-1917-1918-1919-1920-1921-1922-1923-1924-1925-1926-1927-1928-1929-1930-1931-1932-1933-1934-1935-1936-1937-1938-1939-1940-1941-1942-1943-1944-1945-1946-1947-1948-1949-1950-1951-1952-1953-1954-1955-1956-1957-1958-1959-1960-1961-1962-1963-1964-1965-1966-1967-1968-1969-1970-1971-1972-1973-1974-1975-1976-1977-1978-1979-1980-1981-1982-1983-1984-1985-1986-1987-1988-1989-1990-1991-1992-1993-1994-1995-1996-1997-1998-1999-2000-2001-2002-2003-2004-2005-2006-2007-2008-2009-2010-2011-2012-2013-2014-2015-2016-2017-2018-2019-2020-2021-2022-2023-2024-2025-2026-2027-2028-2029-2030-2031-2032-2033-2034-2035-2036-2037-2038-2039-2040-2041-2042-2043-2044-2045-2046-2047-2048-2049-2050-2051-2052-2053-2054-2055-2056-2057-2058-2059-2060-2061-2062-2063-2064-2065-2066-2067-2068-2069-2070-2071-2072-2073-2074-2075-2076-2077-2078-2079-2080-2081-2082-2083-2084-2085-2086-2087-2088-2089-2090-2091-2092-2093-2094-2095-2096-2097-2098-2099-2100-2101-2102-2103-2104-2105-2106-2107-2108-2109-2110-2111-2112-2113-2114-2115-2116-2117-2118-2119-2120-2121-2122-2123-2124-2125-2126-2127-2128-2129-2130-2131-2132-2133-2134-2135-2136-2137-2138-2139-2140-2141-2142-2143-2144-2145-2146-2147-2148-2149-2150-2151-2152-2153-2154-2155-2156-2157-2158-2159-2160-2161-2162-2163-2164-2165-2166-2167-2168-2169-2170-2171-2172-2173-2174-2175-2176-2177-2178-2179-2180-2181-2182-2183-2184-2185-2186-2187-2188-2189-2190-2191-2192-2193-2194-2195-2196-2197-2198-2199-2200-2201-2202-2203-2204-2205-2206-2207-2208-2209-2210-2211-2212-2213-2214-2215-2216-2217-2218-2219-2220-2221-2222-2223-2224-2225-2226-2227-2228-2229-2230-2231-2232-2233-2234-2235-2236-2237-2238-2239-2240-2241-2242-2243-2244-2245-2246-2247-2248-2249-2250-2251-2252-2253-2254-2255-2256-2257-2258-2259-2260-2261-2262-2263-2264-2265-2266-2267-2268-2269-2270-2271-2272-2273-2274-2275-2276-2277-2278-2279-2280-2281-2282-2283-2284-2285-2286-2287-2288-2289-2290-2291-2292-2293-2294-2295-2296-2297-2298-2299-2300-2301-2302-2303-2304-2305-2306-2307-2308-2309-2310-2311-2312-2313-2314-2315-2316-2317-2318-2319-2320-2321-2322-2323-2324-2325-2326-2327-2328-2329-2330-2331-2332-2333-2334-2335-2336-2337-2338-2339-2340-2341-2342-2343-2344-2345-2346-2347-2348-2349-2350-2351-2352-2353-2354-2355-2356-2357-2358-2359-2360-2361-2362-2363-2364-2365-2366-2367-2368-2369-2370-2371-2372-2373-2374-2375-2376-2377-2378-2379-2380-2381-2382-2383-2384-2385-2386-2387-2388-2389-2390-2391-2392-2393-2394-2395-2396-2397-2398-2399-2400-2401-2402-2403-2404-2405-2406-2407-2408-2409-2410-2411-2412-2413-2414-2415-2416-2417-2418-2419-2420-2421-2422-2423-2424-2425-2426-2427-2428-2429-2430-2431-2432-2433-2434-2435-2436-2437-2438-2439-2440-2441-2442-2443-2444-2445-2446-2447-2448-2449-2450-2451-2452-2453-2454-2455-2456-2457-2458-2459-2460-2461-2462-2463-2464-2465-2466-2467-2468-2469-2470-2471-2472-2473-2474-2475-2476-2477-2478-2479-2480-2481-2482-2483-2484-2485-2486-2487-2488-2489-2490-2491-2492-2493-2494-2495-2496-2497-2498-2499-2500-2501-2502-2503-2504-2505-2506-2507-2508-2509-2510-2511-2512-2513-2514-2515-2516-2517-2518-2519-2520-2521-2522-2523-2524-2525-2526-2527-2528-2529-2530-2531-2532-2533-2534-2535-2536-2537-2538-2539-2540-2541-2542-2543-2544-2545-2546-2547-2548-2549-2550-2551-2552-2553-2554-2555-2556-2557-2558-2559-2560-2561-2562-2563-2564-2565-2566-2567-2568-2569-2570-2571-2572-2573-2574-2575-2576-2577-2578-2579-2580-2581-2582-2583-2584-2585-2586-2587-2588-2589-2590-2591-2592-2593-2594-2595-2596-2597-2598-2599-2600-2601-2602-2603-2604-2605-2606-2607-2608-2609-2610-2611-2612-2613-2614-2615-2616-2617-2618-2619-2620-2621-2622-2623-2624-2625-2626-2627-2628-2629-2630-2631-2632-2633-2634-2635-2636-2637-2638-2639-2640-2641-2642-2643-2644-2645-2646-2647-2648-2649-2650-2651-2652-2653-2654-2655-2656-2657-2658-2659-2660-2661-2662-2663-2664-2665-2666-26

اشتیاق صاحب کاسرکاری فرمان مؤرخہ 30-04-2012

مروی گھج ہے۔ امیر جامعت الاسلامین نے صرف احادیث نقل
کی ہیں۔ مگر ان کا ترجمہ انہی طرف کے لئے ہی نہ صرف کسی قریح اجتہاد
کیا تو بعد میں کیسے ممکن ہے کہ امیر جامعت ایشیہ کے مرکز جعیلہ پر ایسی - ریات
امیر جامعت کی طرف منسوب نہ لگے۔ کیونکہ امیر کو صرف
ناقل ہے۔

عبداللہ بن ابی مرثدہ جو صحابی حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کے
 تھے۔ تمنا کوئی صحابی نہ کر کہ وہ عیسیٰ مسکینا ہے؟ (انسوخ بالک من ذلک)
 ہمارا عیسیٰ ہے کہ کوئی اذی ہے اذی صحابہ کیلئے کہ وہ عیسیٰ بن ابی مرثدہ
 ہیں کہ مسکینا ہے اور نہ امید عیسیٰ مسکینا ہے۔ کہنا یہ
 شخص نور الدین جو میرا بیٹھ کر رہا ہے۔ جاوے کہ کہ میں انتشار
 کو رفتہ آگے لکھ کر دے رہا ہے۔ کہ قابل ساقی لکھا ہے۔

شہریت میں جو محمد علی علیہ السلام کو دیکھ کر دیکھ کر ان کے ایمان سے دعا
کر رہے ہیں ان کے حقیقی ان کے تبار کے دعا ہے کوئی دوسرا نہیں

بہارِ اسلام و حجاز حاجت بردار، مشکل کشا سہا و دانا ایک ہے
 معجزہ ہے ارشادِ مہمان کوئی اور سوسرا نہیں ہے۔ - استغفر فی اللہ
 شفیقہ و " دعواتِ المسکین حصہ نمبر ۱۵۰ (۱۵۱) (۱۵۲) (۱۵۳) (۱۵۴) (۱۵۵) (۱۵۶) (۱۵۷) (۱۵۸) (۱۵۹) (۱۶۰)
 میری فراخ روئی ہے کہ (۱۶۱) (۱۶۲) (۱۶۳) (۱۶۴) (۱۶۵) (۱۶۶) (۱۶۷) (۱۶۸) (۱۶۹) (۱۷۰)
 دعا قبول فرماتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر طرف ایک
 خراسم ہیں، مگر حقیقت تو ارشاد ہے۔

کریں تاکہ کوئی آپ کے ایمان کو جھوٹا نہ کہے۔ آپ ایمان کی حفاظت
فرماتے، انگیزی مٹاتے۔ غصے مخالف عمل میں آتے رہتے ہیں۔
شاخاٹے مارتے۔
لاچار۔ عہد دارن

محمد اشتیاق

1. 1.1.1.1

30/4/2011

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ العزیز

Page No.

Date / / 200

منجانب زین العابدین (ع) مرکزی ناظم تبلیغ جماعت المسلمین
بخدمت جناب محمد اشتیاق صاحب امام جماعت المسلمین

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ اقا اید

اسیر غمگین موجودہ صورتحال کے پیش نظر بعض لوگوں میں کسی قدر بے چینی
اور پریشانی درج ذیل باتوں کی وجہ سے پائی جاتی ہیں
مہربانی فرما کر ان باتوں کا واضح جواب دیا جائے تاکہ لوگوں کو آپ کا
جواب دکھا کر مطمئن کیا جاسکے اور انہوں کو خفا نہ کیا جاسکے۔

① کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر جا کر کسی بھی مشکل کو رفع کرنے
کی درخواست کی جاسکتی ہے؟ کیا یہ ایسا یہ عقیدہ ہے جو میں اس کی سبب سے
نہی کرتا ہوں۔

② کیا کوئی شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جہاں بھی وہ موجود ہے (بھی مشکل
کو رفع کرنے کیلئے) پکار سکتا ہے؟ یہی عقیدہ ہے؟

③ کیا کسی فوت شدہ نیک بندے کے وسیلے سے دعا کی جاسکتی ہے؟
”میں نے صبر کر دیا ہے“

④ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات یا آپ کے بندہ والا مرتبہ کو آج کوئی شخص
وسیلہ بنائے ہوئے کیا اپنے رب سے التجا کر سکتا ہے؟

مثلاً، اے اللہ! نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اولاد نہ بننے پر عطا فرما۔ یا
اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر حق مجھے شکلات سے نجات دے۔ یہ باتیں
میرے لیے بھی جائز ہیں؟ اور یہ عقیدہ ہے جو میں اس عقیدہ کی کوئی دلیل
⑤ کیا اسیر غمگین قرآن مجید اور حدیث کے خلاف فیصلہ سنا دے؟ یا اسے
اسکا اختیار ہے۔ اگر نہیں تو کہہ دیجئے۔

⑥ کیا جنت یا فرقہ جہنم کے لوگوں سے فرقہ سے باریک کر دیا جاسکتا ہے؟ یا
ان سے کسی قسم کی مدد لی جاسکتی ہے؟

”میں بھی غلط ہے، بائبل غلط ہے“

”میرا عقیدہ اگر درست نہیں ہے“
”میں نے صبر کر دیا ہے“
”میں نے صبر کر دیا ہے“
”میں نے صبر کر دیا ہے“

شیراز صاحب کو اشتیاق صاحب کا جواب مؤرخہ 05-04-2011

بسم اشرافین
 دفتر
 0366/1986
 021-34815563
 021-34815563
 021-34513806
 021-34407524

5/4/11
محمد الشراحمي
عن جانب محمد اشتياق عبد الشراحمي جاء
الكهنة
جانب الشراحمي
جانب الشراحمي

دولوں کے لئے اخراجات میں مندرجہ ذیل، جس
کے کو انہیں ضرورت یا حاجت پیش آجائے
گو حضرت عثمان بن حنیفؓ نے ایسی ضرورت
پر عمل کرتے ہوئے ایک خط لکھا جس میں
ہم جو سب کے لئے ہوتے ہیں، ان کے لئے
ہر عمل کے لئے

میری اگر ایسی رائے ہو تو یا کوئی تنظیم مثلاً
ہو یا تو میں اس میں کیسا اختیار رکھتا ہوں یہ تو
حزب پارٹ میں نے ملاحظہ کرنا ہے پیش آنے والی
ہے۔ اب یہ کہیں اس پر عمل کریں یا نہ کریں
اُن کی سرخس میرا طمع ہے۔ پیش آنے والی ہے

Web Site: <http://www.ustamaal.com>

E-mail: info@uljamaa.org

شریعت کی بہت سی باتیں ہیں سمجھو
 انہیں آتی ہیں مگر ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں
 کیونکہ یہ چیز حُرمت میں ہے کسی طرح خیال کیا
 اجتہاد میں ہے کہ تسلیم کرنے سے اس کا اثر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں
 ایک طریقہ دیا ہے۔ اُسی طریقہ کو چنانچہ
 حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ایک
 تابعی کو بتایا، انہوں نے اُسے اس حال
 کیا بعد اُن طرح سے کر گیا۔ علاوہ میں

ہم اپنے اعمال کے ذریعہ یہ اپنی دعا قبول
 کرتے ہیں یعنی اپنے اچھے اعمال کو ذریعہ بنا کر
 دعا کرنے میں تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ
 دعا کرنا یا اُن کو وسیلہ بنانا کیونکہ غلط ہے؟
 عمل کے ذریعہ دعا مانگنا درست ہے یا نہیں اللہ
 علیہ وسلم کے ذریعہ دعا کرنا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ہی بتا دیا ہے۔ لہذا اس میں شک
 و شبہ نہیں رہتا اور سمجھنے والے کو مستحسن ہے۔

امیر جماعت المسلمین
 شیراز صاحب کو اشتیاق



سہیل مٹھانی صاحب کا اشتیاق صاحب کو خط 17-05-2012

بسم اللہ الرحمن الرحیم

منہاجب: محمد سہیل مٹھانی

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

اما بعد،

جناب اشتیاق صاحب، آپ کی خواہش کے مطابق میں نے آپ کو اشتیاق صاحب لکھا ہے۔ گزشتہ عرض ہے کہ میں نے آپ سے مختلف موضوعوں پر سوالات کئے جن کا آپ نے تسلی بخش جواب نہ دیا بلکہ سخت برہم ہو گئے اور مختلف تازیبا القابات سے نوازا۔ آپ سے برو جھوٹا رنج نے مئی ۲۰۱۲ کو ہماری یکطرفہ مذاکرات کے وقت کئے گئے اشارے کو سمجھتے ہوئے اور چہرے پر سرعام دست درازی کو نظر انداز کر کے ہوئے میں آپ سے باقاعدہ طور پر تحریری زبان میں سوالات کرتا چاہتا ہوں۔

۱۔ میرا مقلد کیوں کیا گیا؟

۲۔ کیا میری لفظی صرف یہ ہے کہ میں نے اصلاح کی غرض سے امیر جماعت سے نہایت شائستہ لکھے میں چند سوالات کئے؟

۳۔ کیا میرا مقلد کرنے سے پہلے مجھے بولنے کا موقعہ دیا گیا؟ کیا میرا جماعت کی سطح پر کوئی مقدمہ چلایا گیا؟

۴۔ کیا میری لفظی یہ ہے کہ میں محقق ہوں مقلد نہیں؟

۵۔ کیا میں نے معاملے میں بالخصوص عتقاد کے سلسلے میں علماء سے سوالات کرنا ایک مسلم کی ذمہ داری نہیں؟ یا نہ اسب خسہ کی طرح یہ ذمہ

داری علماء کے سر ہے؟ اگر یہی بات ہے تو جماعت المسلمین اور فرقوں میں امتیاز کیا ہے؟

۶۔ کیا اسلام یہی سکھاتا ہے کہ جو مول کرے اس کا مقلد کر دیا جائے تاکہ انکی زبان بند ہو جائے۔ کیا اس کا یہ کرام کا بھی یہی طریقہ عمل تھا؟

براہ کرم ان سوالات کے تحریری جوابات ارسال کیجئے۔

والسلام

محمد سہیل مٹھانی، ڈبل ایم اے

نقل برائے:

امیر جماعت المسلمین

عہدیداران جماعت

تاریخ: ۱۷ مئی ۲۰۱۲ء بمطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۳۳ھ

[illegible]

سہیل مٹھانی صاحب کو اشتیاق صاحب کا جواب 17-05-2012

کے عقیدہ داران کے خلاف غلط فہمیوں کو پھیلانا، سوالات اور تحقیق کرنا یہاں سے مل کر غلط مباحثوں کو کرنا کر فلاحی شخص کو امیر مہجرت المسلمین کے نتیجے میں پریشان ہونے کو ناگزیر و مذہبہ و مذہبہ کو یہ ہیں آپ کی ذمہ داری جس سے آپ پر ہمارے ہیں؟ آپ شاید مصلحتی صاحب سے ملے ان سے ملنا کیلئے آپ اپنی حدیث کو ضعیف قرار دے دیں زمین العابدین صاحب سے ملے ان سے بھی سوالات کیجیے، اور پھر بعد میں ان کے متعلق ہیں آپ نے لوگوں میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی کوشش کی۔ عدنان صاحب سے خون پر لایوسی تو قسم کے سوالات کیے۔ سوالات کے بیانے جو طرز عمل آپ نے اپنا یا تھا یہ کسی مسلم کا طرز عمل ہو گا نہیں ہو گا کہ وہ افواہیں پھیلاتا ہو، جماعت المسلمین اور فرقوں کے اشتیاق ہے وہ ہمیں آپ کو نشانہ بنانا نہیں آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔

سوالات پر کسی کا مقابلہ نہیں کیا گیا، اگر کیا گیا تو صرف فتنہ انگیزی اور اقوال ہیں پھیلائے ہوئے کیا گیا۔ اگر سوالات پر مقابلہ کیا جاتا تو جس دن آپ میرے گھر آئے اور سوالات کیے تو اسی دن آپ کا مقابلہ ہو جاتا۔ جس سے ہزاروں لوگ سوالات کرتے ہیں۔ سوالات پر کہیں کسی کا مقابلہ نہیں ہوا۔

صحابہ کرام کے طرز عمل کیلئے سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مطالعہ کریں۔ تب آپ کو پتہ چلے گا کہ صحابہ کرام نے ہمارے لئے کیا سبق چھوڑا ہے۔ انہوں نے آپس میں کسی پر کوئی شرک کے فتوے نہیں دیے۔ انہوں نے حشرات تو حشرات آباد محقق بن کر کیے ہیں۔

مرحوم سید
نقۃ العیان
۲۶/۵/۱۴۳۲ھ
۲۶/۵/۲۰۱۱ء

www.sirat-e-mustaqeem.net

رابطہ

محمد آصف صاحب (امیر پاکستان) ہری پور 0333-5081726

e-mail: sarhad01@yahoo.com

نورالامین صاحب (عالم و معلم جامعہ احیاء السنہ) مردان 0345-2209901

آفتاب احمد صاحب (امیر کراچی) 0346-3073255

بلال جعفری صاحب (کراچی) 03343634399 -

E-mail: jamaat_muslimeen@yahoo.com

فضل الرحمن صاحب (کراچی) 0322-2527130

محمد راشد اقبال صاحب (کراچی) 0333-2354711

E-mail: mriqbal65@yahoo.com

کتابچہ بذریعہ انٹرنیٹ طلب کر سکتے ہیں۔